

فلڈیلفیہ کا کلیسیائی زمانہ

PHILDILPHIAN CHURCH AGE

تیرے پاؤں میں سجدہ کریں گے۔ اور جانیں گے کہ مجھے تجھ سے محبت ہے۔ چونکہ تو نے میرے صبر کے کلام پر عمل کیا ہے۔ اس لیے میں بھی آزمائش کے وقت تیری حفاظت کرونگا۔ جو زمین کے رہنے والوں کے آزمائش کے لیے تمام دینے والے ہیں۔ میں جلد آنے والا ہوں

۔ جو کچھ تیرے پاس ہے اسے تھامے رہتا کہ کوئی تیرے تاج نہ چھین لے۔ جو غالب آئے اسے اپنے خدا کے مقدس میں ایک ستون بناؤں گا۔ وہ پھر کبھی باہر نہ نکلے گا۔ اور میں خدا کا نام اپنے خدا کے شہر یعنی اس نئے یروشلم کا نام جو میرے پاس سے آسمان سے اترنے والا ہے۔ اور اپنا نام اس پر لکھوں گا۔ جس کے کان ہوں وہ سننے کے روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔

فلڈیلفیہ سردیس سے ستر میل دور جنوب مشرقی علاقہ میں واقع تھا۔ یہ لیدی کا دور سربڑا شہر تھا۔ اور انگور پیدا کرنے والا مشہور ضلعے کے کئی پہاڑوں پر تعمیر کیا گیا تھا۔

مکاشفہ 7_13:3

اور فلڈیلفیہ کی کلیسیا کے فرشتہ کو یہ لکھ کہ جو قدوس اور برحق ہے۔ اور داؤد کی کنجی رکھتا ہے۔ جس کے کھولے ہوئے کو کوئی بند نہیں کرتا اور بند کئے ہوئے کو کوئی کھولتا نہیں وہ فرماتا ہے کہ میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں) دیکھ میں نے تیرے سامنے ایک دروازہ کھول دیا ہے۔ کوئی اسے بند نہیں کر سکتا کہ تجھ میں تھوڑا سا زور ہے اور تو نے میرے کلام پر عمل کیا ہے اور میرے نام کا انکار کیا۔ دیکھ میں شیطان کے ان جماعت والوں کو تیرے قابو کر دوں گا۔ جو اپنے یہودی کہتے ہیں نہیں بلکہ جھوٹ بولتے ہیں۔ دیکھ میں ایسا کرونگا کہ وہ آکر

ایک ہی کسی تو نہیں یقیناً۔ ایسے نہیں۔ اس لیے کہ وہ اپنی حرام کاری کے باعث اب ماں بن چکی ہے۔ اس کی بیٹیاں اب اسی ٹکسال کا سکہ ہے۔ ان سکون کی ایک طرف تو انہوں نے یسوع کی پرستش کی صورت بنا رکھی ہے۔ لیکن دوسری طرف ان کی کہانت کرنے والی نبیہ ہے جو ان کے لیے اپنے عقائد۔ رسومات اور کلیے لکھ کر لوگوں کی نجات کی خاطر ان کو نبیحتی اور اس بات پر زور دیتی کہ حقیقی روشنی صرف اسی کی پاس ہے۔ یہ کس قدر قابل غور حقیقت ہے کہ اس زمنے کی مثال ایک سکے کے ساتھ دی گئی ہے۔ اس لیے کہ ماں اور اس کی بیٹیاں سب کی سب آسمان پر جانے کے راستے کو پیسے کے ساتھ خرید رہی ہیں۔ قیمت خرید خون نہیں بلکہ پیسہ ہے۔ روح نہیں بلکہ دولت ہے جو ان کو آگے لے کر چلتی ہے۔ اس دنیا کے خدا (دولت) نے ان کی آنکھوں کو اندھا کر رکھا ہے۔

لیکن ان کا کاروبار موت کی صورت میں اختتام پزیر ہوگا۔ کیونکہ یہی وہ زمانہ ہے جس کے روح پکار رہا ہے۔ کہ ”دیکھ میں جلد آنے والا ہوں“۔ اے خداوند یسوع جلد آ۔

اس کے سکون پر یونانیوں کے شراب دیوتا باخوس کا سر اور اس کی کاہنہ کی صورت بنی ہوئی تھی۔ اس کی آبادی یہودیوں سے تبدیل ہونے والے مسیحیت پرستوں اور یہودیوں پر مشتمل تھی۔ اس شہر کو متعدد زلزلوں کی زد میں سے گزرنا پڑا تو بھی اس زمانے کی لمبائی مکاشفہ کے ساتوں شہروں میں سب سے زیادہ رہی۔ درحقیقت یہ شہر ابھی تک ترکی نام انشویا خدا کے شہر کے نام سے قائم ہے۔

سکول کی ڈھلائی ظاہر کرتی ہے کہ شہر کا خدا باخوس تھا۔ باخوس بھی نمرود کی مانند تھا۔ اس پر نوحہ کیا جاتا ہے۔ گوہم میں سے اکثر اسکی عیش و عشرت متوالے کی حیثیت سے جانتے ہیں۔

یہ ہمارے ذہنوں پر کس بات کو روشن کرتا ہے۔ یہاں ایک سکہ ہے جس کے ایک طرف تو دیوتا ہے اور دوسری طرف کاہنہ یا نبیہ۔ آپ سکے کو انگلیوں کے ذریعے اوپر اچھال لیں۔ جس طرح یہ نیچے گرے اسکا کچھ مطلب ہوگا؟ نہیں جناب؟ یہ وہی سکہ ہے۔ یہ یسوع اور مریم کی رومی مذہب ہے۔

لیکن ہم صرف روم کی بابت ہی نہیں سوچ رہے۔ صرف

زمانہ

فلڈ یفہ کا زمانہ 1750ء سے لے کر 1956ء تک چلا چونکہ فلڈ یفہ کا معنی بھائیوں کا پیار ہے۔ اس لیے یہ زمانہ فلڈ یفہ شہر کے نام کے معنی کے اعتبار سے۔ برادرانہ الفت کے زمانے کے نام سے کہلایا۔

پیامبر

اس زمانے کا پیامبر بغیر کسی شک کے جان ویسلی تھا۔ جان ویسلی ستر جون 1753ء کو

ایپورتھ (Epworth) کے مقام پر پیدا ہوا اور سیموئیل وسوزانہ کے انیس بچوں میں سے ایک تھا۔ اس کا باپ کلیسیا نے انگلستان کا چلین تھا۔ لیکن ایسے لگتا ہے کہ جان کے ذہن میں مذہبی تبدیلی اس کی ماں کی مثالی زندگی کے باعث آئی نہ کہ اس کے باپ کے علم الہیات سے جان ایک ہونہار عالم تھا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب وہ ارنورٹ میں تھے کہ وہ اور اس کا بھائی چارلس دونوں ایک ایسے گروہ میں شامل ہو گئے۔ جو تجربے کی زندگی بسر کر کے صداقت کو ظاہر کرتے تھے نہ

صرف تعلیمی معیار کو لیے پھرتے تھے۔ انہوں نے کام کرنے کے لیے ایک روحانی اصول متعارف کرایا یعنی غریبوں کو دینا بیماروں اور قیدیوں کی تیمارداری کرنا۔ ان وجوہات کی وجہ سے ان کو میتھوڈسٹ اور اسی قسم کے دیگر تمسخر آمیز ناموں سے پکارا گیا۔ جان دنیا کے لوگوں کے مذہب کی ضرورت کی روپا سے مکمل طور پر متاثر ہر کرانڈین لوگوں میں بطور مشنری کام کرنے کے لیے جارجیا (امریکہ چلا گیا اپنے سفر کے دوران اس نے دیکھا کہ جہاز کے بیشتر مسافر مارونینز ہیں۔ وہ ان کی حلیمی۔ اطمینان اور تمام حالات میں دلیری کو دیکھ کر بڑا متاثر ہوا۔ جارجیا میں اس کی کوشش اپنی خود انکاری اور سخت محنت کے باوجود بھی ناکام ثابت ہوئی اور وہ یہ چلاتا ہوا۔ انگلستان میں واپس آیا کہ میں امریکہ گیا کہ انڈین لوگوں کو تبدیل کروں لیکن مجھے کون تبدیل کرے گا؟

لنڈن میں واپس آ کر اس کی ملاقات دوبارہ مارونز کے ساتھ ہوئی یہ پیٹر بوہلر تھا۔ جس نے اسے نجات کا راستہ دکھایا۔ وہ حقیقی طور پر نئے سرے سے پیدا ہو چکا تھا۔ یہ بات اس کے بھائی چارلس کی حیرانگی اور ظاہرہ

کہ وہ قوت کے ساتھ لوگوں میں منادی کریں۔ اس کے کام کی مخالفت کی جانے لگی۔ لیکن خدا اس کے ساتھ تھا۔ روح کا کام بڑی قدرت کے ساتھ ظاہر ہونے لگا۔ اور اکثر لوگوں پا قانلیت کا روح اس طرح آیا کرتا تھا۔ کہ ان کی قوت کی جاتی رہتی تھی۔ اور وہ زمین پر گر کر اپنے گناہوں پر اوویلا کرتے رہتے تھے۔

ویسلی نمایاں طور پر ایک بہادر آدمی تھا۔ وہ اپنے متعلق کہتا ہے کہ جب سے وہ پیدا ہوا ہے۔ اور جہاں تک اس کی یاد کا تعلق ہے۔ اسنے اپنی روہ کو پندرہ منٹ کے لیے پستی میں نہیں پایا۔ وہ چھ گھنٹے فی دن سے بڑھ کر کبھی نہ سوتا۔ وہ صبح ٹھیک وقت پر اٹھتا تا کہ اپنی قدرت کے دوران پانچ بجے منادی کو شروع کرے۔ وہ ایک دن میں چار مرتبہ منادی کر کرتا تھا۔ اور یوں اوسطاً سال میں کوئی آٹھ سو سے زیادہ پیغام دیا کرتا تھا۔

جب اس کے لوگ خوشخبری کو دور و نزدیک لے کر جاتے تو وہ ہزاروں میل کا سفر کرتا۔ درحقیقت ویسلی نے گھوڑے پر ایک سال میں چار ہزار پانچ سو میل کا سفر کیا۔

وہ خدا کی قوت والا ایماندار تھا۔ اور اس نے بڑے

غصے کا سبب بنی جو اس بات کو سمجھنے سے قاصر تھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جان جیسا روحانی آدمی کہے کہ وہ پہلے خدا کے ساتھ درست نہ تھا۔ تاہم کوئی زیادہ عرصہ گزرا کہ چارلس بھی خدا کے فضل سے بچ گیا۔

ویسلی نے اب انجیل کی منادی لنڈن کی ان پلپٹوں پر سے کوئی شروع کی جہاں پہلے اس کی رسائی حاصل تھی۔

لیکن جلد ہی انہوں نے اسے باہر نکال دیا۔ یہی وہ وقت تھا کہ اس کا ایک پرانا دوست جارج وٹفیلڈ اس کے لیے کھڑا ہوا۔ اور اس نے جان کو دعوت دی کہ وہ کھیتوں میں آ کر منادی کرے۔ جہاں ہزاروں لوگ کلام سنیں گے۔ جان پہلے پہل تو اس بات پر یقین نہ رکھتا تھا کہ وہ گرجوں کی بجائے کھلی فضا میں منادی کرے لیکن جب اس نے بھیڑ فضا میں منادی کرے لیکن جب اسے نے بھیڑ اور انجیل کو روح کی قوت کے ساتھ کام کرتے دیکھا تو وہ پورے دل سے اس منادی کی طرف مائل ہو گیا۔

جلد ہی کام اس حد تک ترقی کر گیا کہ اس نے کئی لوگوں کو منادی کرنے کے لیے باہر بھیج دیا۔ ایسے لگتا تھا جیسے یہ پیکسٹ کا متوازی تجربہ ہے۔ جس نے لوگوں کو اٹھایا

ایمان اور عجیب و غریب نتائج کے ساتھ بیماروں کے لیے دعا کی۔ اس کی اکثر عبادتوں میں روحانی نعمتوں کا ظہور بھی دیکھا گیا۔

ویسلی منظم جماعتوں کی حمایت میں نہ تھا۔ اس کے ساتھیوں نے ایک نائٹیڈ سوسائٹی تیار کر رکھی تھی جو نظم و نسق چلانے والوں کا گروہ تھا۔ وہ دینداری کی قوت کی تلاش کرتے اور باہم مل کر دعا کرنے کے لیے جمع ہوتے تاکہ تسلی کا کلام حاصل کریں۔ اور ایک دوسرے کی نجات کے لیے کام کر سکیں ان لوگوں میں صرف وہی لوگ شامل ہو سکتے تھے۔ جن کے دلوں میں آنے والے غضب سے بھاگتے اور اپنے گناہوں سے نجات حاصل کرنے کی تڑپ ہوتی۔

وقت گزرتا گیا انہوں نے ایک ایسا ضابطہء قانون بنایا جسے وہ اپنی روجوں کی بہتری کے لیے ذاتی ضابطے کے طور پر استعمال کرتے ویسلی اس بات کو بھانپ گیا اور اسکی وفات کے بعد اس کی تحریک ایک منظم صورت اختیار کر لے گی۔ اور خدا کا روح ان کو مردوں کی طرح چھوڑ دے گا۔ اس نے ایک مرتبہ کہا کہ مجھے اس بات کا کوئی ڈر نہیں کہ خدا کا روح آگے بڑھنے کے لیے

میتھو ڈسٹ کا نام صفحہ ہستی سے مٹا ڈالے۔ اپنی زندگی میں وہ بڑی دولت جمع کر سکتا تھا۔ لیکن اس نے ایسا نہ کیا دولت کے متعلق اس کی مشہور کہاوت یہ تھی کہ جتنا آپ حاصل کر سکتے ہیں جتنا بچا سکتے ہیں بچالیں۔ اور جتنا آپ دے سکتے ہیں۔ اگر آج ویسلی آ کر اس مشن کو دیکھے جس کا نام میتھو ڈسٹ ہے۔ لیکن ویسلی کی زندگی اور اس کی قوت غائب ہے۔

یہاں یہ بھی بتانا ضروری ہے کہ ویسلی نے کبھی بھی اس کام کو ایک فرقے کے طور پر شروع کرنے کی خواہش نہ کی تھی۔ گو وہ خود ایمان کے لحاظ سے آرمین تھا تو بھی اس نے تعلیمی بنیاد پر اپنے آپ کو بھائیوں سے الگ کرنے کی کبھی کوشش نہ کی۔ وہ یعقوب کے لیے دیں۔ امیدوار تھا۔ اسے ابدی زندگی کو ایمان اور اعمال کی بنیاد پر استوار کیا۔ بالخصوص دیگر وہ کسی عقیدے یا تعلیمی بیان کو قبول کرنے کی بجائے اس کی اپنی زندگی سے ظاہر کرنے کا قائل تھا۔ جان ویسلی 88 کی برس کی عمر اس جہاں فانی سے کوچ کر گیا۔ اسے خدا کی خدمت اس انداز سے کی جس کے متعلق بہت کم لوگ سوچ سکتے ہیں۔

تسلیمات

خدا کے فرزند کہتے ہیں۔ تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے میں نے کہا ہے کہ یہ آیت چابی کی حیثیت رکھتی ہے۔ انہوں

نے خداوند یسوع کو صلیب پر چڑھا کر مار ڈالا ان کا ہولناک کام صدیوں سے ان کا خون ان کی گردن پر رہا ہے اور یہ سب کچھ محض اس لئے کہ انہوں نے یسوع کو اپنا مسیح تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کی نظر میں وہ

آنے والا یا ابن داؤد نہ تھا۔ بحال زبول یا کوئی اور ناراست شخص تھا، جو صرف ہلاک کیے جانے کے قابل تھا۔ لیکن ایسا نہیں فی الحقیقت وہ عمانوئیل تھا خدا جو بدن میں ظاہر ہوا بیشک وہ مسیح تھا۔ یقیناً وہ جس طرح وہ اپنے آپ کو ظاہر کر رہا ہے وہ وہی تھا۔ یہاں وہ یسوع ہے، یسوع مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے جو پاک ہستی چراغدانوں کے بیچ میں ہے یہ وہی یسوع ہے جو گلیل کے ساحل پر پھرا کرتا تھا۔ جس نے

بیماریوں کو تندرست کیا اور مردوں کو زندہ کیا۔ وہ ناقابل تردید ثبوت کے باوجود صلیب پر چڑھایا گیا۔ لیکن وہ دوبارہ جی اٹھا اور آسمان پر کبیریا کی وہی طرف بیٹھا ہے۔

یہودیوں نے اس وقت اسے مقدس کہہ کر نہ پکارا اور نہ

مکاشفہ 3:7 اور فلد یفیہ کی کلیسیا کے فرشتہ کو لکھ کہ جو قدوس و برحق اور داؤد کی کنجی رکھتا ہے جس کے کھولے ہوئے کو کوئی بند نہیں کرتا اور بند کئے ہوئے کو کوئی نہیں کھولتا۔ وہ یہ فرماتا ہے کہ ”

یہ کس قدر خوبصورت الفاظ ہیں۔ ان کا لب و لہجہ کس قدر پیارا ہے یہ سو د کس قدر ہیجان خیز ہے کہ یہ تمام خصوصیات صرف ایک ہی شخصیت کے ساتھ منسلک کی جاسکتی ہیں۔ یسوع مسیح کے سوا جو خداوند کا جلال ہے اس قسم کے الفاظ کہنے کی کون جرات کر سکتا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے ہر ایک محاورے کی درست ترجمانی کرنے کی چابی نویں آیت میں پائی جاتی ہے۔ ”دیکھ میں شیطان کے ان جماعت والوں کو تیرے قابو میں کر دوں گا جو اپنے آپ کو یہودی کہتے ہیں اور ہیں نہیں بلکہ جھوٹ بولتے ہیں دیکھ میں ایسا کر دوں گا کہ وہ آ کر تیرے پاؤں میں سجدہ کریں گے اور جانیں گے کہ مجھے تجھ سے محبت ہے۔“ چونکہ یہ آیت یہودیوں کے ساتھ جو ہمیشہ اپنے آپ کو باقی لوگوں سے بڑھ کر

میں شامل ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ زندگی کلیسیا کے اندر نہیں بلکہ مسیح میں ہے۔ ”اور وہ گواہی یہ ہے کہ خدا نے ہمیں ہمیشہ کے زندگی دی ہے۔ جس کے پاس خدا کا بیٹا نہیں اس کے پاس زندگی نہیں“۔ انسانوں کو روح کے ذریعے پاک کیا جاتا ہے۔ یہ پاکیزگی کا روح تھا۔ جس نے یسوع کو مردوں میں سے جلایا اور جو ہمارے اندر سکونت کرتا اور اپنی پاکیزگی سے ہمیں پاک کرتا ہے۔ یہاں وہ پاک ہستی کھڑی ہے۔ اور ہم اس کی راستبازی کا لباس پہن کر اسکے ساتھ کھڑے ہونگے اور اس کی پاکیزگی کے ساتھ پاک ہونگے۔

یہ چھٹا زمانہ ہے۔ خدا کی نظروں میں یہ وقت ختم ہونے والا ہے وہ جلد ہی واپس آئے گا۔ چاک ہی ہوتا جاوے اور جو بارات ہے گونجے گی کہ ”جو پاک ہے وہ پاک ہی ہوتا جاوے اور جو نارات ہے ناراست ہی ہوتا جاوے۔ مکاشفہ 23:11 ”جو قدوس و برحق ہے وہ یہ فرماتا ہے۔ اب لفظ برحق بہت عمدہ ہے اسکو محض جھوٹ کے مقابلے میں پیش نہیں کیا گیا۔ مثال کے طور پر ہم یاد کریں گے کہ یسوع بہت عمدہ ہے اس کو محض جھوٹ کے مقابلے میں پیش نہیں کیا گیا۔ مثال کے طور پر ہم یاد

ہی وہ اب اسے مقدس کہتے ہیں زبور 15:16 ” کیونکہ تو نہ میری جان کو پاتال میں رہنے ویگانہ اپنے مقدس کے سڑنے دے گا“۔ انہوں نے اس کی راست بازی کو شریعت کے آئینے میں دیکھنے کی کوشش اور وہ بہت بری طرح سے ناکام ہوئے کیونکہ شریعت کے اعتبار سے کوئی شخص راست باز نہیں ہو سکتا۔ شریعت کے ذریعے کوئی شخص پاک نہیں ہو سکتا۔ پاکیزگی خداوند کریم کی طرف سے ہے۔ 1 کرنتھیوں 1:30 ”لیکن تم اسکی طرف سے جو مسیح یسوع میں جو ہمارے لیے خدا کی طرف سے حکمت ٹھہرا۔ یعنی راست بازی اور پاکیزگی اور مخلصی 2 کرنتھیوں 5:21 ”تا کہ ہم اس میں ہو کر خدا کی راست بازی ہو جائیں۔ لیکن وہ ہلاک ہو گئے۔ اسلیبے کہ انہوں نے اسے رد کیا تھا۔

اس زمانے کے لوگ بھی آج کل کی طرح غلطی کر رہے تھے۔ جس طرح یہودیوں نے عبادت خانے کے اندر پرستش کے لبادے میں پناہ لے رکھی تھی۔ اس طرح فدلہ لیفیہ کے زمانے میں بھی انہوں نے کلیسیا کے اندر پناہ کے لی۔ کلیسیا میں شامل ہوتا کہ کوئی معنی نہیں رکھتا۔ زندگی کلیسیا کے اندر نہیں بلکہ مسیح میں ہے۔ ”کسی کلیسیا

من صرف ایک نمونہ یا عکس تھا۔ اور اگر کوئی اس روٹی میں سے کھا دے جو آسمان سے اتری تو وہ کبھی بھوکا نہ ہو گا۔ اس کو بار بار واپس آ کر کھانے کی حاجت نہ رہے گی۔ جو نبی وہ اس میں سے کھاتا ہے اس کو ابدی زندگی مل جاتی ہے۔ فی الحقیقت یہاں ایک صداقت ہے۔ مزید ہمیں سارے کی ضرورت نہیں۔ جانبدارانہ نجات کی کوئی ضرورت نہیں۔ جانبدارانہ نجات کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ جبکہ یہ مکمل نجات ہوتی ہے۔ جس طرح کی یسوع خدا کا ایک حصہ نہیں۔ بلکہ وہ خدا ہے۔

کوئی شخص اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ اسرائیل کے پس روشنی تھی صرف یہی وہ لوگ تھے۔ جس کے پاس قومی لحاظ سے روشنی تھی۔ یہ ایسے ہی جیسے کہ مصر میں اس قدر گہری تاریکی تھی۔ کہ اسے محسوس کیا جاسکتا تھا۔ لیکن اسرائیلوں کے گھروں میں روشنی تھی۔ لیکن ایک حقیقی نور آ گیا ہے۔ دنیا کا نور یسوع ہے۔ موسے اور دیگر نبی مسیح کے متعلق روشنی کلام کے ذریعے لائے یوں اسرائیل کے پاس روشنی تھی۔ مگر اب نور چمکنا شروع ہو گیا ہے۔ اور جو روشنی ٹٹمٹما رہی تھی۔ اب خدا کے نور کے صورت میں اس کے لوگوں کے درمیان پھوٹ چکی

کریں کہ یسوع نے یوحنا 32:6 میں کہا ہے کہ ”موسے نے تمہیں وہ آسمانی روٹی نہیں دی لیکن میرا باپ تمہیں آسمان سے حقیقی روٹی دیتا ہے۔ یوحنا 15:1 ”انگور کا حقیقی درخت میں ہوں“۔ عبرانیوں 9:24 کیونکہ مسیح ہاتھ کے بنائے ہوئے گھر میں داخل نہیں ہوا۔ جو کہ اصل کا نمونہ ہے۔ بلکہ آسمان میں داخل ہوا۔ ہ خدا کے پاس حاضر کرے۔ 1 یوحنا 2:8 کیونکہ تاریکی مٹی جاتی ہے اور حقیقی نور چمکنا شروع ہو گیا ہے۔

چونکہ یہ لفظ فی الحقیقت جانبدار حصول کے مقابلے میں جس طرح کہ ان آیات میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک مکمل حصوں کا ذکر کرتا ہے۔ اب ہم اس اصل نمونے اور نقلی نمونے کے فرق کو اس کے عکسی خلاصے کے طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر آسمانی من کے نمونے ہی کو لیجئے خدا نے اسرائیل کے لیے آسمان سے فرشتوں کی خوراک بھیجی۔ لیکن اس روٹی اور خوراک نے ان کو مطمئن نہ کیا۔ یہ صرف ایک دن ہی کے لیے کافی ہوتی تھی جو اس کو کھاتے تھے وہ اگلے دن پھر بھوک محسوس کرتے تھے۔ اور اگر اس کو رکھ لیتے۔ تو اس میں سڑاہین پیدا ہو جاتی۔ لیکن یسوع اصل آسمانی روٹی ہے۔ جبکہ

ہوتی تھی۔ اس لیے گناہ گار آزادی سے جاسکتا تھا۔ اس لیے کہ اس کے اندر گناہ کرنے کی خواہش نہ رہا کرتی تھی۔ یسوع کی زندگی۔ اس شخص میں واپس آتی تھی۔ رومیوں 2:8 کا یہی مطلب ہے۔ ”کیونکہ زندگی کی روح کی شریعت نے مسیح یسوع میں مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا۔

لیکن یسوع نے زمانے کے یہودیوں نے اس قربانی کو قبول کرنا پسند نہ کیا۔ بیلوں اور بکریوں کے خون نے کسی چیز کو حل نہ کیا۔ اس وقت یہ خدا کا مقرر کیا ہوا طریقہ تھا۔ لیکن اب مسیح نے بدن میں ظاہر ہو کر اپنے خون کو بہانے کے ذریعے گناہ دور کر دیا ہے۔ یہودیوں نے اس بات کو قبول نہ کیا۔ لیکن فلد یفہ کے زمانہ کا کیا حال ہے اور نہ صرف اس زمانے بلکہ زمانوں کا بھی؟ کیا انہوں نے مسیح میں اس سچائی کی حقیقت میں قبول کر لیا؟ نہیں جناب آگ لو تھر نے راستبازی کی سچائی کو متعارف کرایا۔ تو بھی رومی کلیسیا اور اس کے مشرقی حریف راسخ الاعتقاد کلیسیا ابھی تک اپنے کاموں کے ذریعے نجات حاصل کرنے کے عمل کے ساتھ چمٹی ہوئی ہے۔ کاموں کا اچھا ہونا نہایت ہی عمدہ بات ہے۔ لیکن

ہے۔ جس طرح کہ آگ کا ستون روشنی دیتا ہے اور وہ نہایت ہی عجیب تھا۔ اسی طرح اب نور زندگی دونوں مجسم الوہیت ظاہر ہوئے ہیں۔ بنی اسرائیل ایک پچھڑا کو لے کر اپنے گناہوں کی معافی کے لیے مذبح پر قربان کیا کرتے تھے۔ اس سے تصور وار شخص کے گناہ ایک سال تک ڈھانپے رہتے تھے۔ یہ مکمل قربانی نہ تھی یہ ایک سایہ تھا۔ چنانچہ ان کو ہر سال اپنے گناہوں کی قربانی گزارنی پڑتی۔ کیونکہ ان کے اندر اب بھی گناہ کرنے کی خواہش ہوا کرتی تھی۔ جانوروں کی زندگیاں ان کے گناہوں کا کفارہ دیا کرتی تھیں۔ لیکن چونکہ یہ جانوروں کی زندگیاں ان کے گناہوں کا کفارہ دیا کرتی تھیں۔ لیکن چونکہ یہ جانور کا خون ہوا کرتا تھا۔ جو بہایا جاتا تھا۔ اس لیے جانور کی زندگی قربانی دینے والے کے اندر والے نہ آسکتی تھیں۔ اور بالعرض یہ ابھی جاتی تو بھی اس سے کوئی فائدہ نہ مل سکتا۔ لیکن جب مسیح کو جو مکمل عرضی ہے (دے دیا گیا۔ اور اس کا خون بہایا گیا۔ تو جو زندگی مسیح میں تھی۔ وہ تو بہ کرنے والے شخص میں واپس آتی۔ چونکہ وہ زندگی مسیح کی مکمل زندگی ہونے کی وجہ سے بے گناہ اور درست

وہ آپ کو بچاتے نہیں۔ وہ آپ کو کامل نہیں بنائے۔ یہ آئین۔

میں چاہتا ہوں کہ اس خیال کو پیش کرتا ہی جاؤں۔ لیکن میں آپ کو ایک اور خیال دوں گا۔ اور یہ اس نرالے گیت کے متعلق ہے۔ جو اس بی۔ سیمن نے لکھا۔

کبھی یہ برکت تھی۔ لیکن اب یہ خداوند ہے۔

کبھی یہ احساس ہی تھا۔ لیکن اب یہ اس کا کلام ہے۔

کبھی میں اس کی نعمتیں چاہتا تھا۔ لیکن اب صرف اس

کے دینے والے کو چاہتا ہوں۔ کبھی میں الہی شفا چاہتا

تھا۔ لیکن اب صرف اسی کو۔

سب میں یسوع ہی ہو۔ میں یہ گیت گاؤں گا۔

سب کچھ یسوع میں اور یسوع سب میں ہو۔

زندگی میں ایسی کوئی چیز نہیں جو ایسی اچھی ہو۔ جیسی کہ

اسے ہونا چاہیے۔ لیکن آپ ہیں سب چیزوں کو مجموعہ مسیح

پائیں گے۔ اسکے علاوہ ہر چیز غیر ضروری ہو کر مٹی جا رہی

ہے۔ ”جو داؤد کا کنجی رکھتا ہے۔ یہ خوبصورت جو۔“

قدوس اور برحق کے بعد آتا ہے۔ مسیح جانبدار حصول

کے مقابلے میں ایک قابل حصول ہے۔ اور یہ اس طرح

ہے۔ موسیٰ خدا کا نبی تھا۔ لیکن یسوع موسیٰ کے مانند

خدا کا نبی تھا۔ داؤد میں خدا کے دل کے موافق ایک شخص

مسیح ہے یا پھر ہلاکت لیکن مسیح اور ہمارے کام نہیں بلکہ

صرف مسیح ہے۔ اس زمانے میں آمیزم جو مسیح کو ایک

حقیقت کے طور پر نہیں مانتے۔ سال شروع ہوئے۔ وہ

لوگ یہ نہیں گائے کہ لہو جو کہ کروں سے جاری۔ بلکہ

ان کے گیت کے الفاظ ہیں۔ ”لہو اور میرا اچھا چال چلن

“۔ میں اچھے چال چلن پر یقین رکھتا ہوں۔ اگر آپ بچ

گئے ہیں تو آپ راستی کے کام کریں گے۔ ہم اس بات

پر پہلے ہی بحث کر چکے ہیں۔ لیکن مجھے یہ کہنے دیں کہ

نجات یسوع کے ساتھ کسی اور بات کو شامل کر کے

حاصل نہیں کی جاسکتی۔ یہ صرف یسوع ہے نجات خدا

وند کریم کی طرف سے ہے شروع سے لے کر آخر تک۔

صرف خدا ہی ہے۔ آپ اس کی زندگی کو اپنے اندر آنے

دیں۔ یہ اس کا خون ہی ہے۔ جو مجھے پاک کرے۔۔

اس کا روح مجھے معمور کرے۔ اس کا کلام میرے دل

اور منہ میں ہو۔ اس کے کوڑے ہی ہوں۔ جو مجھے

تندرست کریں۔ یہ صرف یسوع اور یسوع ہی ہو۔

میرے راست بازی کے کاموں کے ساتھ نہیں جو میں

نے کیے ہیں۔ نہیں۔ جناب۔ مسیح میری زندگی ہے۔

نہیں اس نے اسے اپنے گلے میں نہیں لٹکایا ہوا۔ یہ کسی دوسرے شخص کے ہاتھ میں نہیں دی گئی۔ ورنہ آیت یہ نہ کہتی کہ اس کو استعمال کرنے کا حق صرف اسی کو ہے۔ اس لیے کہہ رہی تھی۔ ورنہ آیت یہ نہ کہتی کہ اس کو استعمال کرنے کا حق صرف اس کو ہے۔ اس لیے کہ وہ اکیلا کھولتا اور بند کرتا ہے۔ اور یسوع مسیح کے سوا اور کسی شخص کے پاس اس قسم کا اختیار نہیں ہے۔ کیا یہ درست بات نہیں ہے؟ لیکن پھر کنجی کہاں ہے؟ یہ اسکے کندھے پر ہے۔ لیکن اس کا کندھے کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ یسعیاہ 9:30 کو پڑھیں۔ اور سلطنت اس کے کندھے پر ہوگی۔ لیکن اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ کندھے پر سلطنت کا محاورہ مشرق کی رسم نکاح سے نکلتا ہے۔ جب دلہن کو دلہا کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ تو وہ اپنے برقعہ کو اتار کر دلہا کے کندھوں پر ڈال دیتی ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ صرف اسی کے اختیار میں ہے اور اس نے اپنے تمام حقوق اس کو منتقل کر دیئے ہیں کہ وہ اس کا سر ہے۔ بلکہ وہ اس کی حفاظت کا بھی ذمہ دار ہے۔ اور اسکے علاوہ اور کسی بھی اس پر اختیار نہیں۔ وہ عزیز ترین داؤد کی کنجی ہے۔ خدائے بزرگ و

تھا۔ بنی اسرائیل کا بادشاہ تھا۔ لیکن یسوع داؤد سے بڑا۔ بادشاہوں کا بادشاہ۔ اور خداوندوں کا خدا۔ حقیقی خدا تھا۔ داؤد یہوداہ کے قبیلے میں پیدا ہوا۔ جسمیں سے کوئی کاہن نہیں ہوا تا بھی اس نے نذر کی روٹی کو کھایا۔ جسے کاہن کے سوا اور کوئی نہ کھا سکتا تھا۔ وہ ایک زبردست سورما تھا۔ جو دشمن پر غالب آیا۔ اس نے سلطنت کو قائم کیا۔ اور بادشاہ کی حیثیت سے تخت پر بیٹھا۔ وہ بنی تھا۔ وہ مسیح کا ایک عجیب و غریب نمونہ تھا۔ یسعیاہ 22:24 میں لکھا ہے کہ ”میں بنی داؤد کے گھر کی کنجی اس کے کندھے پر رکھوں گا۔ بس وہ کھولے گا۔ اور کوئی بند نہ کرے گا۔ اور وہ بند کرے گا اور کوئی نہ کھولے گا۔ روح القدس خداوند یسوع مسیح اور کلیسیا میں اس کی خدمت کے متعلق پرانے عہد نامے کا حوالہ استعمال کرتا ہے۔ داؤد کی کنجی جس چیز کو ظاہر کرتی تھی۔ وہ اس وقت محض ایک عکس تھی۔ جواب یسوع مسیح میں جو چراغدانوں کے بیچ کھڑا ہے پورا ہوا ہے۔ اس کو خداوند کے جی اٹھنے کے بعد پورا ہونا تھا۔ نہ کہ اس کی زمینی زندگی کے دوران۔ لیکن کنجی کس چیز کی علامت ہے؟۔ اس کا جواب کنجی کی حیثیت پر مبنی ہے۔ یہ اسکے ہاتھ میں

حوس کے ساتھ اس کو لوٹا۔ اور برباد کیا۔ پادری عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے تھے۔ جب کہ غریب کلیسیا بدسلوکی کے بھوسے سے سیر ہوتی تھیل اسکا فرق کسی ایک زمانے میں بھی نہ پڑا۔ بلکہ ہر زمانہ تنظیمی روایات کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔ اور اس نے لوگوں پر تسلط قائم کر کے کلیسیا کو حکومت کے حوالے کر دیا۔ لوگوں کو ذرا سا بھی ابھرنے کی جرأت کرنے دیں۔ وہ بڑی بے دردی کے ساتھ ان کو دبا دیں گے اور باہر نکال دیں گے۔ ہر مشن اور فرقے کے اندر اس طرح کی روح ہے۔ ہر فرقہ حلف اٹھاتا ہے۔ کہ کلیسیائی تسلط کی کنجیاں صرف وہی کھول سکتا ہے۔ لیکن یہ مسیح نہیں ہے۔ یہ صرف یسوع اور فقط یسوع ہی ہے۔ وہ بدن کے اعضا کو ترتیب دیتا ہے۔ اور ان کی خدمت سے کمر بستہ کرتا ہے۔ وہ نعمتوں کو اس کے اختیار میں دے دیتا ہے۔ وہ ان کی فکر کرتا ہے اور ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ وہ مکمل طور پر اسکی ملکیت ہے اور اس کے سوا وہ کسی کو نہیں رکھتا۔ جس کلیسیائی زمانے کے اندر ہم رہ رہے ہیں۔ یہ بات اس کے کس قدر بعید ہے۔ لیکن وہ دن آنے والا ہے۔ جب یہ تمام لوگ جو اس وقت کلیسیا کے

برتر اپنے الہی انتظامات کے تخت پر پہلے جانتا تھا کہ اسکی دلہن میں کون کون ہوگا۔ وہ دلہن کا چناؤ کرتا ہے۔ دلہن نے اسے نہیں چنا۔ وہ خود اس کے پاس نہیں آئی۔ بلکہ اسنے خود اس کو بلایا ہے۔ وہ اس کی خاطر مر گیا۔ اس نے اسے اپنے خون کے ساتھ دھو دیا ہے۔ اس نے اس کی خاطر قیمت ادا کی ہے۔ وہ اسکی اور صرف اسی کی ہے۔ وہ پورے طور پر اس کے سپرد کی گئی ہے۔ اور وہ ساری ذمہ داری کو قبول کرتا ہے۔ چونکہ مسیح کلیسیا کا سر ہے۔ اس لیے وہ اسکا سر ہے۔ جس طرح سارہ ابراہام کو خداوند کہہ کر پکارتی تھی۔ اسی طرح وہ بھی خوش ہے کہ وہ اسکا خداوند ہے۔ وہ بولتا ہے۔ اور وہ اس کا حکم مانتی ہے۔ اس لیے کہ یہ اسکی خوشی ہے۔

لیکن کیا لوگوں نے اس سچائی کی طرف کان لگایا؟ کیا انہوں نے اس شخصیت کو اہمیت دی ہے۔ جسے اپنے کلیسیا پر پورا اختیار ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نہیں کیونکہ ہر زمانے کے اندر کلیسیا پر پیشواؤں۔ کاہنوں اور رسولی جا نشینوں کا قبضہ رہے ہے۔ انہوں نے جس پر چاہا فضل کر رحم کا دروازہ بند کیا۔ اور بجائے اسکے ان پر کلیسیائی ذمہ داریاں اور پیار عائد کرتے انہوں نے زبردستی کی

ترجمان بننے کا دعویٰ کرتے ہیں تحریک میں کھڑے ہونگے۔ تاکہ مخالف مسیح کو اپنی تنظیم کا سربراہ بنا دیں۔ اور یسوع کو تخت پر اتار دیں۔ یوں ہم اسے کلیسیا کے باہر کھڑے ہو کر یہ کہتے بنیں گے کہ ”دیکھ میں دروازے پر کھڑکھٹکا تا رہا ہوں اگر کوئی میری آواز سن کر دروازہ کھولے گا تو میں اس کے پاس اندر آ کر اسکے ساتھ کھانا کھاؤں گا۔ اور وہ میرے ساتھ۔ مکاشفہ

3:10

لیکن مجھے یہ کہنے دیں کہ ہمارے خداوند شکست خوردہ نہیں ہے۔ لوگ خدا کا دروازہ کھولے اور اسکا بند کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ جو کچھ باپ نے اسے دیا ہے۔ اس کے پاس آئے گا۔ اور جو کوئی اسکے پاس آئے گا وہ اسے ہرگز نکال نہ دے گا۔ وہ ان میں سے ایک کو بھی نہ کھولے گا۔ یوحنا 37-39:6 اور جب مسیح کے بدن کا آخری شخص اندر داخل ہو جائے گا تو ہمارا خداوند ظاہر ہوگا۔

داؤد کی کنجی میں تمام اسرائیل کا بادشاہ داؤد نہیں؟ اور کیا یسوع اس حقیقت کے مطابق کہ وہ داؤد کے تخت پر بیٹھ کر ایک ہزار سال تک اس کی میراث پر سلطنت کرے

گا۔ داؤد کا بیٹا نہیں ہے؟ یقیناً چنانچہ داؤد کی کنجی اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ یہ یسوع ہی ہے۔ جو ہزار سالہ بادشاہت کو لائے گا۔ وہ جس کے پاس موت اور عالم ارواح کی کنجیاں ہیں۔ خود اٹھے گا۔ تاکہ وہ لوگ زمین پر اسکی راست بازی کی سلطنت میں اسکے ساتھ بادشاہی کریں۔

یہ کس قدر زالی بات ہے کہ ہمارے خداوند کے پاس اسکو جواب ہے۔ یقیناً خدا کے تمام وعدے اس میں پورے ہو رہے ہیں۔ درحقیقت ہم اس میں ہونے کی وجہ سے ان سب چیزوں میں شریک ہیں۔ جو اس نے ہمارے لیے حاصل کی ہیں۔

ہاں۔ جلال کا بادشاہ وہاں کھڑا ہے۔ کسی وقت وہ باپ ہونے کی حیثیت سے فرشتوں۔ مقرب فرشتوں۔ کرومیوں اور سرافیم اور آسمان کے تمام شوروں کے درمیان رہتا ہے۔ جو اسے قدوس قدوس۔ رب

الافواج کے نام سے پکارتے تھے۔ اسکو پاکیزگی اس قسم کی کوئی شخص اس تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ لیکن اب ہم اسکو کلیسیا کے اندر دیکھ رہے ہیں۔ کہ وہ اپنی پاکیزگی میں کلیسیا کو بھی شریک کر رہے اور وہ ہمیں اس وقت

کہا تھا کہ اس کو سمجھے کے لیے نوس آیت ہماری مدد کرے گی مجھے امید ہے کہ میرا مطلب ہے وہ آپ سمجھ گئے ہیں۔ یسوع اپنے آپ کو قدوس و برحق کے طور پر پیش کرتا ہے۔ ایک ایسی شخصیت جس کے پاس داؤد کی کنجی ہے۔ اور جو کھولتا ہے۔ اور بند کرتا ہے۔ اور یہ بالکل صحیح ہے۔ یہ محاورے اسے درست کرتے ہیں۔ لیکن اس زمانے کے یہودیوں نے اسے اور جو کچھ اسمیں تھا اس کو رد کر دیا۔ انہوں نے اپنے نجات دہندہ اور جو کچھ وہ ان کے لیے تھا اس کو رد کر دیا۔ اور اب برائے نام مسیحوں نے بھی اسی طرح کیا ہے۔ انہوں نے وہی کچھ کیا جو یہودیوں نے کیا تھا۔ یہودیوں نے اسے مصلوب کیا اور حقیقی ایمانداروں کے پیچھے پڑ گئے اور برائے نام مسیحوں نے بھی اسے نئے سرے سے مصلوب کیا ہے۔ اور وہ حقیقی کلیسیا کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ لیکن خدا سچا ہے۔ اور وہ سب سے افضل ہے۔ اس کا آنا بھی باقی ہے۔ اور جب وہ آئے گا تو دکھا دے گا کہ واحد حکمران کون ہے۔ اور جو نہیں وہ اپنے آپ کو دنیا پر ثابت کرے گا اور تمام دنیا اس کے قدموں میں جھکے گی تو اس وقت دنیا مقدسوں کے قدموں میں جھکے گی۔ اس وقت

تک شریک کرتا رہے گا۔ جب تک ہم اسمیں جو خدا کی راستبازی نہ بن جائیں۔ ہاں۔ ہاں وہ کھڑا ہے۔ یسوع مکمل طور پر ہر چیز ہے وادی کی سوسن۔ صبح کا ستارہ۔ دس ہزار میں ممتاز الفا اور اومیگا۔ داؤد کی اصل اور نسل باپ۔ بیٹا۔ اور روح القدس۔ سب میں سے کچھ ہے۔ یسعیاہ 9:6 ”کیونکہ ہمارے لیے ایک لڑکا اور ہوا۔ اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا۔ اور سلطنت اسکے کندھے پر ہو گی۔ اور اس کا نام عجیب و مشیر۔ خدائے قادر۔ ابدیت کا باپ اور سلامتی کا شہزادہ ہوگا۔ اس میں سے ہر چیز کی تکمیل ہو چکی ہے گو کہ کسی وقت ہم نے اسکی قدر نہ کی۔ لیکن اب ہم اسکے ساتھ ایسا پیار کرتے ہیں جو قابل یہاں اور جلال سے بھرا ہوا۔ وہ کلیسیا کے درمیان کھڑا ہے اور ہم اسکی تعریف گائیں گے۔ کیونکہ وہ عظیم فاتح اپنی کلیسیا کا جو اسکی دلہن ہے۔ سربراہ ہے اس نے اس دلہن کا خریدا ہے۔ وہ اس کی ملکیت ہے وہ اس کی اور صرف اسی کی ہے۔ اور وہ اسکی فکر کرتا ہے۔ وہ ہمارا بادشاہ اور ہم کی سلطنت اور اس کی ابدی میراث ہیں۔

آپ کو یاد ہوگا کہ ساتویں آیت کے شروع میں میں نے

ثابت ہوگا کہ وہ اس کے ساتھ کھڑے ہونے میں حق بجانب تھے۔ خداوند ابد تک مبارک ہو۔

کھلے ہوئے

دروازے کا زمانہ

مکاشفہ 3:8 ”میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں (دیکھ میں نے تیرے سامنے ایک دروازہ کھول رکھا ہے۔ کوئی اسے بند نہیں کر سکتا۔ تاکہ تجھ میں تھوڑا سا زور ہے اور تو نے میرے کام پر عمل کیا ہے۔ اور میرے نام کا انکار نہیں کیا۔“

اس آیت کا پہلا جملہ کہ ”میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں“۔ باقی آیت کی تشریح کرتا ہوں۔ اس لیے کہ ان کے کاموں کو کھلے ہوئے دروازے تھوڑے سے زور کلام پر عمل کرنے اور اس کے نام سے انکار کرنے کے ساتھ بڑا دخل ہے۔

”دیکھ میں نے تیرے سامنے ایک دروازہ کھول دیا ہے کوئی اسے بند نہیں کر سکتا“ کے مطلب کی فراوانی کو سمجھنے کے لیے ہمیں یاد رکھنا چاہیے۔ کہ ہم نے ایک

زمانے کا دوسرے زمانے میں مدغم ہونے کے متعلق کیا کہا ہے۔ یہ ایسے نہیں کہ ایک زمانہ مکمل طور پر ختم ہو

جاتا ہے۔ اور پھر دوسرا شروع ہوتا ہے۔ نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب ایک چلتے ہوئے زمانے کا دوسرے زمانے میں

شامل ہوتا ہے۔ اور یہ زمانہ کا خصوصی طور پر اگلے میں مدغم ہوا ہے۔ یہ آخری زمانہ ہے لیکن آخری زمانہ کئی لحاظ

سے چھٹے زمانے کو لے کر چل رہا ہے۔ ساتواں زمانہ

نہایت ہی قلیل عرصہ ہے جو کام انتہائی تیزی کے ساتھ سرانجام دے رہا ہے۔ ہر زمانہ کی برائی سے لے کر

پتنگست کی سچائی تک سبھی اسی میں موجود ہیں۔ ایک مرتبہ فلڈ یفیبہ کا زمانہ ختم ہوا تو لڈیکیبہ کا زمانہ شروع ہو

گیا۔ اور اس کے کڑوے دانوں اور گہیوں دونوں کی کٹائی شروع کر دی۔ لکھا ہے کہ ”پہلے کڑوے دانے جمع

کر لو۔ اور جلان کے لیے ان کے گٹھے باندھ لو۔ اور گہیوں میرے کھیت میں جمع کر دو۔ متی

13:30 مہربانی سے اس بات کو یاد رکھیں کہ سردیس

کے زمانے میں جس اصلاح کو شروع کیا۔ اسے اس وقت تک جاری رکھنا چاہیے۔ جب تک دانہ جو پتنگست

کے دن بویا گیا۔ بونے جانے پانی دینے جانے اور

اس کھلے ہوئے دروازے کے متعلق کہو نگا۔ جو اس زمانے کے لیے مشنری کام کے لیے کھلا تھا پولس خداوند کے لیے نئے مشنری کام کو کھلے ہوئے دروازے کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے۔

2 کرنتھیوں 2:12 ”اور جب میں مسیح کی خوشخبری دیتے کو ترو آسمیں آیا۔ اور خداوند میں میرے لیے دروازہ کھل گیا۔“ چنانچہ اس بات کا کلام کے ساتھ موازنہ کر کے دیکھتے ہیں کہ کھلا دروازہ خوشخبری کو پھیلانے کے اس عظیم زمانے کو پیش کرتا ہے۔ جو دنیا نے کبھی دیکھا۔

میں چاہتا ہوں کہ آپ یہاں کچھ دیکھیں۔ خدا تین میں کام کرتا ہے۔ کیا یہ ایسے ہی نہیں؟ یہ تیسرا یعنی پرگمن کا زمانہ تھا۔ جب کلیسیا نے ریاست کے ساتھ بیاہ کر لیا نیپکلیوں کے کام نیپکلیوں کی تعلیم بن گئے۔ وہ زمانہ جنگلی انگور کے لیے کھلا ہوا دروازہ تھا ایک بار جب حکومت کی طاقت نے اسکی پشت پناہی کی تو یہ دنیا کا طریقہ بن گیا۔ گو یہ طوب مسیحی کے نام سے تھی۔ یوں یہ جنگل کے آگ کی طرح پھیل گئی۔ لیکن اب تین زمانوں کے بعد ایمان کہ بہت بڑی جدوجہد کے بعد

بڑھنے کے عوامل سے نہ گزرے حتیٰ کہ وہ اپنی اصلی حالت کو اختیار کے لے۔ یعنی جس طرح کہ دانہ بویا گیا تھا۔ وی اگے اور بڑھنے کے بعد اس طرح کا دانہ نہ بن جاوے جب اس طرح چل رہا ہے۔ تو کڑوے دانے بھی اپنے اپنی مراحل میں سے گزر کر زکر کٹائی کے عمل تک پہنچیں گے۔ اور بالکل یہی چیز ہم اس وقت نوع میں آتے دیکھ رہے ہیں۔ اگر آپ موسم پر نظر کریں تو آپ اسکی ایک اچھی تصویر کھینچ سکتے ہیں۔ موسم بہار میں جس پودے کو آپ پوری قوت کے ساتھ بڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ وہ دفعتاً بیج کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ آپ صحیح طور پر بتاتے ہیں کہ موسم خزاں کس دن شروع ہو گیا ہے۔ موسم بہار اس میں مدغم ہو جاتی ہے۔ زمانے اسی طرح چل رہے ہیں۔ خاص طور پر یہ آخری دور۔ یہ بھی زمانہ ہے جس میں یسوع نے مزید فرمایا کہ دیکھ میں جلد آ رہا ہوں۔ آیت گیارہ یہ بات آخری زمانے کو چھوٹا زمانہ قرار دیتی ہے۔ لدریکہ کا زمانہ تیزی سے کام کرنے کا زمانہ ہے۔ یہ چھوٹا سا زمانہ ہے۔

اب ہم خصوصی طور پر اس کھلے ہوئے دروازے پر غور کریں گے جسے کوئی بند نہیں کر سکتا۔ سب سے پہلے میں

15-25:101 ”اور اس نے ان سے کہا کہ تم تمام دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔ جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائے گا۔ اور جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا۔ اور ایمان لانے والوں کے درمیان یہ معجزے ہونگے۔ وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے۔ نئی نئی زبانیں بولیں گے۔ سانپوں کو اٹھالیں گے۔ اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پیئیں گے۔ تو انہیں کچھ ضرر نہ پہنچے گی۔ وہ بیماروں پر ہاتھ کر رکھیں گے تو اچھے ہو جائیں گے۔ غرض خداوند یسوع ان سے کام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا۔ اور خدا کی ذہنی طرف بیٹھ گیا۔ پھر انہوں نے نکل کر ہر جگہ منادی کی اور خداوندان کے ساتھ کارم کرتا رہا۔ اور کلام کو معجزوں کے وسیلے سے جو ساتھ ساتھ ہوتے تھے۔ ثابت کرتا رہا۔ آمین۔ اسنے یہ کبھی بھی نہ کہا کہ تمام دنیا میں جا کر بائبل سکول قائم کرو۔ اور نہ ہی اسنے مطلوبہ چیزیں بانٹنے کے لیے کہا گو یہ چیزیں بہت اچھی ہیں لیکن جو کچھ یسوع نے کہا وہ صرف یہ ہے کہ جا کر انجیل کی منادی کرو۔ کام کے ساتھ لپٹے رہیں توئی نشان ظاہر ہونگے۔ جس طریقے سے خدا کی بادشاہی کی

سچائی کا دروازہ کھل گیا۔ اب یہ وقت خدا کے کلام کے ہے بے شک پانچویں زمانے نے اس عظیم اور زبردست تحریک کے لیے میدان تیار کر دیا۔ کیونکہ اسی زمانے نے تحقیق تو آبادیات کے عمل اور کتابوں کی اشاعت کو متعارف کرایا۔ اگر یہ کھلا دروازہ پینکست کے الہی نمونے کی پیروی کرتا تو یہ کس قدر عجیب و غریب ہوتا۔ اسکا نمونہ عبرانیوں 1-4:2 میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ ”اس نے جو باتیں ہم نے سنیں ان پر اور بھی دل لگا کر غور سے کرنا چاہیے۔ تاکہ یہ کران سے دور نہ دچلے جائیں۔ کیونکہ جو کلام فرشتوں کی معرفت فرمایا گیا تھا۔ جب وہ قائم رہا اور ہر قصور اور قربانی کا ٹھیک ٹھیک بدلہ ملا تو اتنی بڑی نجات سے غافل رہ کر ہم کیونکہ بچ سکتے ہیں؟ جس کا بیان پہلے خداوند کے وسیلے سے ہوا۔ اور سننے والوں سے ہمیں پایہ بنوت کو پہنچا۔ اور ساتھ ہی خدا ہی اپنی مرضی کے موافق نشانوں اور عجیب کاموں اور طرح طرح کے معجزوں اور روح القدس کی نعمتوں کے ذریعہ سے اس کی گواہی دیتا رہا۔“ کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ بذات خود یسوع کا نمونہ ہے۔ جسکا مرقس یوں ذکر کرتا ہے۔ مرقس

منادی کرتی ہے۔ اسکا پہلا ذکر اسوقت آیا جب اسنے بارہ کو بھیجا متی 1-8:10 میں اس نے یہ کہہ کر حکم دیا پھر اس نے اپنے بارہ شاگردوں کو پاس بلا کر ان کو ناپاک روحوں پر اختیار بخشا کہ ان کو نکالیں۔ اور ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزوری کو دور کریں۔

اور بارہ رسولوں کے نام یہ ہیں۔ پہلا شمعون جو پطرس کہلاتا ہے اور اس کا بھائی اندریاس۔ زبدی کا بیٹا یعقوب اور اس کا بھائی یوحنا۔ فلپس اور برتلمائی تو ماومتی محصول لینے والا۔ حلفی کا بیٹا یعقوب اور مدی شمعون قبائی اور یہوداہ اسکر یوتی جس نے اسے پکڑوا بھی دیا۔

ان بارہ کو یسوع نے بھیجا اور ان کو حکم دے کر کہا۔ غیر قوموں کی طرف نہ جانا۔ اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیلوں کے پاس جانا۔ اور چلتے چلتے منادی کرنا

کہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔ بیماروں کو اچھا کرنا۔ مردوں کو جلانا۔ کوڑھیوں کو پاک صاف کرنا۔ بدرحوں کو نکالنا۔ تم نے مفت پایا۔ مفت دینا۔ یہ

خدمت جو اسنے ان کو دی اصل میں اس کے ذریعے اس نے ان کو اپنی خدمت میں شریک کیا۔ کیونکہ متی

25_9:28 میں یوں لکھا ہے۔

”اور یسوع سب شہروں اور گاؤں میں پھرتا رہا۔ اور ان

کو عبادت خانوں میں تعلیم دیتا۔ اور بادشاہی کی خوشخبری کی منادی کرتا۔ اور ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزوری دور کرتا رہا۔ اور جب اس نے بھیل کو دیکھا تو اس کو لوگوں پر ترس آیا۔ کیونکہ وہ ان بھیلوں کی مانند کا چرواہا نہ ہو۔ خستہ حال اور پراگندہ تھے۔ تب اس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ فصل تو بہت ہے۔ لیکن مزدور تھوڑے ہیں پس فصل کے مالک کی منت کرو کہ اپنی فصل کے لیے مزدور بھیج دے۔

اب بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ خداوند نے اس قسم کی خدمت صرف رسولوں کو ہی دی تھی۔ اسلیے کہ جب وہ اس جہاں سے رخصت ہو گے تو یہ خدمت ختم ہو گئی۔ لیکن یہ اس طرح نہیں ہے۔ یہاں لوقا

11_10:9 میں ہم دیکھتے ہیں کہ اسنے اپنی زمینی زندگی کے دوران ہی اپنے لوگوں کو قوت کی نعمت دینی شروع کر دی۔ لکھا ہے کہ ”ان باتوں کے بعد خداوند نے ستر آدمی اور مقرر کیے۔ اور جس شہر اور جگہ کو خود جانے والا تھا وہاں دو دو کر کے اپنے آگے بھیجا۔ اور ان

ہوں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جو کچھ خدا نے میری زندگی میں کیا ہے۔ میں اس کے متعلق بری پختگی کے ساتھ بات کر سکتا ہوں۔ اس لیے کہ اگر یہاں آپ میری ذاتی رائے کو معاف فرمائیں تو میں آپ کو بتاؤں گا کہ یسوع مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے اور خدا کی قدرت اب بھی ان لوگوں کو مل سکتی ہے۔ جو اس پر ایمان لا کر قبول کریں۔ جنوبی افریقہ میں۔۔۔۔۔ میرے مشنری دورے کے دوران خدا نے اس قدر برکت دی کہ جب میں دربان میں گیا تو ایک جگہ میں لوگوں کو بٹھانا شروع کیا۔ وہ ایک بہت میدان تھا۔ جس میں گھوڑوں کو دوڑ کرائی جاتی ہے اور یہ دنیا میں سب سے بڑا میدان ہے لوگوں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔ قانون کے تحفظ کی خاطر انہوں نے مختلف قبیلوں کی خاطر وہ گرد باڑ لگا دی۔ اور ان لوگوں نے عوام کو چپ کرانے کے لیے پولیس کو بھی بلا یا۔ وہ بھوکے روہیں کئی میلوں سے چل کر آئیں۔ رہوڈیشیا کی ایک مکہ گاڑی کے سٹائیس ڈبوں کو بھر کر لائی۔ پچاس پہاڑوں اور کھیتوں میں سے اپنے عزیزوں کو پشت پر لا کر مطلوبہ مدد حاصل کرنے کے لیے آدے۔

سے کہنے لگے کہ فصل تو بہت ہے لیکن مزدور تھوڑے ہیں۔ اس لیے کہ فصل کے مالک کی منت کرو۔ کہ اپنی فصل کاٹنے کے لیے مزدور بھیج دو جاؤ میں تم کو گویا بروں کو بھیڑوں کے بیچ میں بھیجتا ہوں نہ بٹوالے جاؤ نہ جاوولی نہ جو تیاں۔ اور نہ راہ میں کسی کو سلام کرو۔ اور جس گھر میں داخل ہو پہلے کیونکہ اس گھر کی سلامتی ہو۔ اگر وہاں کوئی سلامتی کا فرزند ہوگا تو تمہارا سلام اس پر پھڑھڑے گا۔ نہیں تو تم پر لوٹ آوے گا۔ اس گھر میں رہو۔ اور جو کچھ ان سے ملے کھاؤ پیو۔ کیونکہ مزدور اپنی مزدوری کو حقدار ہے۔ گھر گھر نہ پھرو۔ اور جس شہر میں داخل ہو اور وہاں کے لوگ تمہیں قبول کریں تو جو کچھ تمہارے سامنے رکھا جائے کھاؤ اور وہاں کے بیماروں کے اچھا کرو۔ اور ان سے کہو کہ خدا کی بادشاہی تمہارے نزدیک آ پہنچی ہے۔ تو یہاں کون جرات کر سکتا ہے کہ فلپس کی خدمت کا انکار کرے۔ کون ہے جو آریینس کی زبردست خدمت کا انکار کرے؟ اسی طرح مارٹن کو لہا پیٹرک اور اس طرح کے دیگر بے شمار لوگوں کو جن پر خدا کا مسح تھا۔ ہاں کھلے دروازے کے لیے بائبل کا طریقہ اصلی طریقہ ہے اور اس کے ساتھ میں اپنی گواہی بھی شامل کرنا چاہتا

سارا ملک ان برے کاموں کے سبب جو روح القدس نے ظاہر کیے لرز گیا۔

ایک دن سہمہ پہر کے وقت جب میں خدمت کے لیے کھڑا ہوا تو ہزار ہا غیر مسیحوں میں سے ایک عورت میرے پاس پلیٹ فارم پر آئی۔ جو نبی وہ آخر میرے سامنے کھڑی ہوئی تو ایک مشنری نے جوان کے درمیان کام کرتا تھا۔ اس بیش قیمت جانکے لیے آہستہ آہستہ منت سماجت کرنی شروع کی کہ اے خداوند اس قیمتی جان کی خاطر کچھ کر۔ وہ کئی سالوں سے وہاں تھا۔ اور اس کی اپنی گواہی کے مطابق اس نے صرف ایک ہی روح کو خداوند کے پاس آتے دیکھا۔ اصلی طور پر وہ مادی فارس سے تعلق رکھتے تھے۔ جن کا قانون لا تبدیل ہوتا ہے۔

ان لوگوں کو خداوند کے لیے جتنا بے حد مشکل ہے ان کا قانون یہ ہے کہ اگر ایک شخص مسلمان ہے تو وہ ہمیشہ ہی مسلمان رہے گا۔ جب وہ عورت میرے سامنے کھڑی ہوئی تو میں نے اپنے ترجمان کے ذریعے ان ہزار لوگوں کے ساتھ کلام کرنا شروع کیا۔ میں نے کہا کہ کیا یہ درست نہیں کہ مشنری لوگوں نے آپ کو یسوع کے

متعلق بتایا ہے جو آپ کو بچانے کے لیے آیا؟ جس وقت میں نے لوگوں سے پوچھا۔ کاش اس وقت آپ لوگوں کو دیکھ سکتے کہ وہ کس طرح ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے جب انہوں نے درست جواب دیا تو میں نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ کیا مشنریوں نے آپ کو اس بائبل میں سے یہ بتایا ہے کہ یسوع ایک عظیم شافی ہے اور جب تک وہ اپنے لوگوں کے لینے کے لیے دوبارہ آنے جاتا۔ وہ ہر زمانے میں اپنے لوگوں کے درمیان سکونت کرتا چلا آ رہا ہے۔ کی انہوں نے آپ کو یہ بتایا کہ وہ اس روح کے وسیلے سے جو یسوع میں تھا۔ یسوع کی طرح بڑے بڑے کام کر سکتے ہیں؟ کیا انہوں نے آپ کو بتایا کہ جس طرح آپ بچائے جاسکتے ہیں اسی طرح آپ تندرست بھی کئے جاسکتے ہیں آپ میں سے کتنے ہیں جو اسی یسوع کو نیچے آ کر اپنے درمیان اپنی کاموں کو کرنے دیکھنا چاہتے ہیں جو عرصہ ہوا کہ اس نے اپنی زمینی زندگی کے دوران اس دنیا میں کئے۔ وہ سب یہی چاہتے تھے۔ یہ ایک بات تھی جس پر وہ سب متفق تھے۔ اس کے بعد میں نے سلسلہء کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اگر یسوع اپنے

الواقعہ یسوع مر گیا اور زندہ ہوا اور اس نے اپنا روح کلیسیا کے اوپر واپس بھیجا ہے اور وہی روح جو اس میں تھا اب کلیسیا کے اندر ہے اور اب یہ وہی کام کر سکتا ہے۔ جو یسوع نے کئے۔ اسے یوحنا 5:19 میں کہا ہے کہ ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا جو اس کے باپ کو کرتے دیکھتا ہے۔ کیونکہ جن کاموں کو وہ کرتا ہے انہیں بیٹا بھی اسی طرح کرتا ہے۔“ چنانچہ اب اگر یسوع یہاں آ کر مجھے بتائے کہ آپ کو کیا تکلیف ہے یا آپ کس مقصد کے لیے تشریف لائی ہیں۔ اگر وہ مجھے آپ کی گزشتہ زندگی کے متعلق بتا دے تو یقیناً آپ مستقبل کے لیے اس پر یقین کر سکتی ہیں۔

اس نے اپنے ترجمان کے ذریعے جواب دیا کہ ”ہاں میں یقین کر سکتی ہوں“ میں نے کہا کہ بہت اچھا خدا ایسا کرے۔

وہ غیر مسیحی لوگ بڑے اشتیاق سے دیکھ رہے تھے۔ وہ سب آگے کی طرف جھک کر دیکھ رہے تھے۔ کہ اب کیا ہوگا۔ پھر روح القدس نے کلام کیا اور کہا کہ ”آپ کا شوہر چھوٹے قد کا بھاری کم شخص ہے۔ اور اسکی سیاہ

روح کے ذریعے وہی کام کرے جو اسے زمین پر ہوتے ہوئے کئے تو کیا آپ اس کے کلام پر یقین کریں گے؟ یہاں وہ غیر مسیحی عورت کھڑی تھی۔ روح نے میرے اندر جنبش کرنی شروع کی۔ میں نے اس عورت سے کہا کہ آپ کو علم ہے کہ میں آپ سے واقف نہیں ہوں۔ یہاں تک کہ میں آپ کی زبان بھی بول سکتا۔ اس نے اقرار کیا کہ یہ ایسے ہی ہے۔ میں نے کہا کہ جہاں تک آپ کو تندرست کرنے کا تعلق ہے۔ آپ جانتی ہیں کہ میں آپ کو تندرست نہیں کر سکتا۔ لیکن آج شام آپ نے پیغام کو سنا ہے۔ آپ میرے مطلب کو سمجھ گئی ہیں۔ اس نے ہندوستانی ترجمان نے اس کی طرف سے مجھے جواب دیا کہ ہاں وہ سمجھ گئی ہے اور اس نے نیا عہد نامہ پڑھا ہے۔

اب یاد رکھیں کہ مسلمان برادری ابرہام کی نسل ہے۔ وہ خدائے واحد پر یقین رکھتے ہیں۔ لیکن وہ یسوع کو بیٹا تسلیم نہیں کرتے اس کی بجائے وہ حضرت محمد کو اپنا نبی مانتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یسوع کبھی مرکز زندہ نہیں ہوا۔ یہ بات ان کو ان کے مذہبی رہنماؤں نے سکھائی ہے اور وہ اس پر یقین رکھتے ہیں۔ میں نے کہا کہ فی

موجھیں ہیں۔ آپ کے دو بچے ہیں تین دن گزرے کہ آپ ڈاکٹر کے پاس گئیں اور اس نے آپ کا معائنہ کیا تھا۔ اور آپ کی بچے دانی پر فاسد مادے کی تھیلی ہے۔“ اس نے اپنا سر جھکا کر کہا ”یہ بالکل درست ہے۔“ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ میرے پاس جو ایک مسیحی ہوں کس طرح آئی ہیں؟ آپ اپنے مذہب کے بنی کے پاس کیوں نہیں گئیں؟ اس نے کہا کہ ”میں سمجھتی ہوں کہ آپ میری مدد کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا میں آپ کی مدد نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر آپ یسوع مسیح کا اپنا بچانے والا قبول کر لیں تو وہ جواب یہاں موجود ہے اور آپ کے متعلق سب کچھ جانتا ہے۔ آپ کی مدد کرے گا۔ اس نے جواب میں کہا کہ میں یسوع کو اپنا نجات دہندہ قبول کرتی ہوں۔ اسے عمل کیا اور وہ تندرست ہو گئی۔ جس کی وجہ سے اس دن کوئی دس ہزار غیر مسیحی مسیح کے پاس آئے اور یہ اس لیے کہ انجیل کو کلام اور قدرت کے ساتھ پیش کیا گیا۔ خدا نے یہ کبھی نہیں کہا کہ آپ تیس سال تک محبت کریں اور کاٹیں کچھ بھی نہ ہو۔ اسنے ہمیں کلام اور قوت کا کھلا دروازہ دیا ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس نے پولس کی خدمت کی عظیم اور مؤثر بنایا

1- کرنتھیوں 2:4 ”اور میری تقریر اور میری منادی میں حکمت کی لبھانے والی باتیں نہ تھیں۔ بلکہ وہ روح اور قدرت سے ثابت ہوتی تھیں۔“

اب آپ میری بات کو سنیں۔ اسی سفر کے دوران جب میں سالبرسی رہوڈیشیا کی طرف جانے والے ایک جہاز پر بیٹھا تھا کہ میں چار اشخاص کی ایک پارٹی کو دیکھا جن کے پاس امریکن پاسپورٹ تھے۔ میں نے ان کے پاس جا کر کہا کہ ”آپ کا کیا حال ہے۔“ میں نے آپ کے پاس امریکن پاسپورٹ دیکھے ہیں۔ کیا آپ کسی طرف جا رہے ہیں۔ ہم سب مشنری ہیں۔“ یہ کس قدر اچھی بات ہے میں نے جواب دیا۔ کیا آپ یہاں خود آ رہے ہیں۔ یا آپ کو تنظیم نے بھیجا ہے؟ ہم میتھو ڈسٹ ہیں۔ اور سولر کٹاک کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ یہ تقریباً میرے گھر کی پچھلی طرف ہے۔ میں نے جواب دیا۔ انہوں نے کہا۔ یہ تقریباً میرے گھر کی پچھلی طرف ہے۔ میں نے جواب دیا۔ انہوں نے ایک دم سوال کیا کہ ”کیا آپ بھائی برنیم ہیں جو اسی طرف سے آئے ہیں۔ میں نے کہا یہ درست ہے۔ اس بات نے ان کو مطمئن کر دیا۔ اور

اسنے مزید کوئی بات نہ کی۔ وہ شخص اور تینوں لڑکیاں ایک دوسرے کی طرف آگے پیچھے دیکھنے لگیں۔ میں نے کہا کہ بیٹا ایک منٹ ٹھہریے۔ میں نے یہ دیکھ کر کہ ہم مسیحی ہیں اور یہاں ایک اس عظیم مقصد کی طرف آئے ہیں۔ آپ کو چند اصول بتانا چاہتا ہوں۔ آپ نے بتایا کہ آپ سب یہاں عرصہ چار سال سے کام کر رہے ہیں کیا آپ یسوع کا نام لے کر کسی ایک شخص پر ہاتھ رکھ سکتے ہیں جسے آپ نے خداوند کے لیے جیتا ہو؟ وہ ایسا نہ کر سکے۔

میں نے کہا ”بیٹو! میں آپ کے احساسات کو مجموع نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن آپ سب کو اپنے گھر میں اپنی ماں کے ساتھ برتن صاف کرنے میں مدد دینی چاہیے۔ آپ کا یہاں کوئی کام نہیں۔ جب تک آپ روح القدس سے بھر نہ جائیں۔ اور انجیل کو روح القدس کی قدرت کے ساتھ پیش نہ کر سکیں۔ اگر آپ وہ نتائج نہیں دیکھ رہے جن کو یسوع نے وعدہ کیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ حقیقی بشارت نہیں سنارہے۔ آپ مجھے ذرا اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر یہ دکھانے دیں کہ مشن کے علاقوں میں کام کس طرح ہونا چاہیے۔ میں یہ نہیں کہتا

کہ یہ سب اسی طرح ہے۔ لیکن میں اس سے بہت زیادہ کا نپتا ہوں اسی سفر کے دوران جب میں دربان کے ارد گرد میٹر کے ساتھ مل کر جگہ بہ جگہ سفر کر رہا تھا۔ تو میں نے ایک مقامی شخص کو دیکھا کہ اسکے گلے میں ایک لیبل لٹک رہا ہے اور وہ ایک بت کو اٹھائے ہوئے ہے۔ میں نے اپنے دوست سے پوچھا کہ اس لیبل کا کیا مقصد ہے تو اس نے جواب دیا کہ جب کوئی ویسی آدمی مسیح کو قبول کرتا ہے تو اس کے گلے میں ایک لیبل لٹکا دیا جاتا ہے۔ اس بات نے مجھے حیران کر دیا۔ اس لیے کہ یہاں ایک شخص تھا جو مسیحی ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ لیکن ساتھ ہی ایک بت کو بھی اٹھائے پھر رہا تھا۔ اس لیے میں نے پوچھا کہ یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے اسکی زبان بول سکتا ہوں۔ آئیے اس کے پاس چل کر اس سے پوچھیں۔ چنانچہ ہم اس کے پاس گئے۔ اور بلدیہ کے صدر نے میرا ترجمہ کیا میں نے مقامی آدمی سے پوچھا کہ وہ مسیحی ہے اسنے تصدیق کی کہ وہ یقیناً مسیح ہے اس کے بعد میں نے پوچھا کہ اگر وہ مسیح ہے تو وہ اس بت کو کیوں اٹھائے پھرتا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ یہ وہ بت ہے جو اس

نہیں لایا گیا۔

اب فلدیفیہ کے زمانے میں مشن کے کھلے ہوئے دروازے کے پاس واپس آئیں۔ یہ اس قوت کا کھلا ہوا دروازہ تھا۔ جوان کے پاس ہونی چاہیے تھی۔ غور کریں کہ اسی آیت کے اندر وہ اس کھلے ہوئے دروازے کا ذکر کرتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ ”تجھ میں تھوڑی سے قوت ہے۔ یہ درست ہے۔ اس زمانے میں روح کی قوت غائب تھی۔ کلام بہت اچھی طرح بنایا گیا۔ یہ لوگوں کو نجات حاصل کرنے کی حکمت دینے کے لیے کافی تھا۔ لیکن خدا کی عظیم قوت جس کے عظیم کام کے اندر اپنے لوگوں کی خاطر اپنے لوگوں کی خاطر اپنے بازو کو ننگا کیا۔ وہ غائب تھی ماسوائے چند لوگوں کے جو جگہ جگہ تتر بتر ہو چکے تھے۔ تو بھی خدا کا شکر ہی کہ یہ بڑھتی گئی۔ اور جو کچھ انہوں نے اصلاح کے ذریعے حاصل کیا۔ یہ اسکی ترقی کا باعث بنی۔

یہی وہ زمانہ تھا جس میں وہ شخص جسے اکثر ہم مشنوں کے باپ کہہ کر پکارتے ہیں۔ باہر گیا۔ ولیم کیری ایک دیہاتی موچی تھا جس نے مولٹن انگلینڈ میں ایک ہپسٹ کلیسیا کے اندر پاسٹر کام کیا۔ اس نے اپنی منادی

کے باپ اٹھا دے پھرتا تھا اور اب وہ اسے میرے لیے چھوڑ گیا ہے۔ جب میں نے اسے بتایا کہ کسی مسیحی کو بت نہیں رکھنا چاہیے۔ تو اسنے جواب دیا کہ اس بت نے میرے باپ کو بہت سے فوائد پہنچائے ہیں۔

میں نے یہ بات معلوم کرنے کے لیے بے چین ہوا تو اس نے کہا کہ ایک دن کا باپ ایک شیر کی زد میں آ گیا۔ اسنے آگ روشن کی اور جس طرح جادو گروں نے اسے سکھایا تھا اسی طرح اس نے بت کے سامنے درخواست کی۔ اور شیر بھاگ گیا میں نے اسے بتایا کہ چونکہ جنگلی جانور آگ سے ڈرتے ہیں۔ اس لیے یہ ایک آگ ہی تھی۔ جس نے اسے بھگایا اسکے بعد اسنے جواب دیا میں اسے کبھی بھی نہ بھولوں گا۔ اس نے کہا کہ اگر کسی وقت ایویا (روح) ناکام ہو جاوے لیکن یہ بت کبھی ناکام نہیں ہو سکتا۔

افریقہ کے اندر بشارتی مہم کی مکمل تفصیل ایک بنی کا فریقہ میں دورہ کی کتاب کے اندر پڑھ سکتے ہیں۔ یہ اس قوت کی تفصیل ہے جو میچوں کی ایک بہت بڑی بھیڑ رکھتی ہے اور یہ اس لیے ہے کہ ان کے پاس اصلی پنکست کے کھلے ہوئے دروازے کے ذریعے پیغام

”میں نے تیرے سامنے ایک دروازہ کھول رکھا ہے۔“
 ”میں نے ان الفاظ پر ایک بار غور کرنا چاہتا ہوں۔ اس
 دفعہ گو میں ان الفاظ کو مشن سے الگ نہیں کرنا چاہتا تو
 بھی میں آپ کے سامنے ایک ایسا خیال پیش کرنا چاہتا
 ہوں جو آپ کو آخری زمانے کی گہرائی تک لے جائے گا
 ۔ میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ یہ زمانہ آخری زمانے
 کے اندر مدغم ہو گیا۔ یہ یہی زمانہ ہے جس میں یسوع
 نے کہا کہ ”میں جلد آنے والا ہوں۔“ گیارہوں آیت
 اور آخری زمانے میں دو کام کو ختم کر کے راستبازی کے
 حلقہ کو محدود کر دے گا۔ خداوند اپنے کام کو تمام اور منقطع
 کر کے زمین پر عمل کرے گا۔ رومیوں 9:28
 مکاشفہ 3:8 کی آیت میں یہ الفاظ کس طرح لکھے گئے
 ہیں ”کھلا دروازہ تھوڑی سی طاقت کلام اور نام ”ان
 سے کھلے ہوئے دروازے کے تعلق جملوں کے ساتھ
 وابستہ ہے دروازہ کس بات کی نشاندہی کرتا ہے۔
 یوحنا 10:7 میں لکھا ہے کہ ”یسوع نے ان سے پھر کہا
 کہ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ بھیڑوں کا دروازہ میں
 ہوں۔ یہ درست ہے۔ میں ہوں۔ بھیڑوں کا دروازہ
 ہے۔ اب یہ محض ایک انوکھا ہی نہیں۔ بلکہ یہ حقیقت

کے ذریعے لوگوں کو زبردست طریقے سے ابھارا کہ تمام
 قوموں کو جا کر سکھانے کا حکم صرف رسولوں تک ہی
 موقوف نہ تھا۔ بلکہ یہ آنے والی تمام نسلوں کے لیے
 یکساں اہمیت کا حامل ہے۔ جب کہ اسکے ساتھ وعدے
 کی نوعیت بھی ویسے ہی ہے۔ اس کا مقابلہ کیلون کے
 حامیوں یہ کہہ کر کہا کہ جن لوگوں کو خدا نے بچانا ہے وہ
 بچ جائیں گے۔ اس لیے مشنری کام روح کے کام کے
 خلاف ہوگا کیونست چناؤ پر تکیہ کرتے ہیں۔ لیکن اینڈ
 بیرونلرنے اپنی منادی اور پیسہ اکٹھا کرنے کے لیے مسٹر
 کیری کی مدد کی۔ ان کا اثر اس حد تک ہوا کہ 1792ء
 میں تمام قوموں کے اندر خوشخبری پھیلانے کے لیے
 ایک سوسائٹی قائم کر دی گئی اس سوسائٹی نے کیری کی
 خدمت کے لیے باہر بھیجا جسے خدا نے ہندوستان میں
 روچیں جیتنے کے لیے امتیازی طور پر استعمال کیا۔
 1795ء میں بیدار مسیحیت نے لنڈن مشنری سوسائٹی کی
 بنیاد ڈالی۔ اسکے متعلق ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس
 نے لاکھوں پونڈ جمع کر کے ہزار مشنریوں کو خداوند کی
 خواہش کو پورا کرنے کے لیے باہر بھیجا۔ اور ایمانداروں کی
 پکار مزید روچیں حاصل کرنے کے علاوہ اور کچھ نہ تھی۔

لیکن ان علاقوں میں یہ ایک زمیندار کے کھیت کی مانند ایک بڑی مارکیٹ ہوتی ہے۔ جس میں بیچنے والے اپنی چیزوں کو اس طرح آراستہ کر کے رکھ لیتے ہیں کہ گزرنے والا ان کو آسانی کے ساتھ دیکھ کر خرید سکے۔ میں نے سوچا کہ اچھا یہ ہے وہ جگہ جہاں ہنگامہ شروع ہوتا ہے۔ جب تک بھیڑیں اپنی غذا کو دیکھ نہ لیں انتظار کریں۔ لیکن جو نہی چرواہا آگے بڑھا وہ بھیڑیں بھی اسکے پیچھے چلنے لگیں۔ ان بھیڑوں نے ان تمام چیزوں کو دیکھا لیکن کسی ایک کو بھی نہ چھوا۔ اوہ کاش میں ان کی زبان بول سکتا تو میں خود اس ٹریفک کو روک کر جو کچھ میں نے دیکھا تھا اس پر منادی کر سکتا۔

اگر آپ سردار گلہ بان کی بھیڑیں تو آپ ان بھیڑوں کی طرح چلیں گے آپ کبھی بھی کلیسیا کے ایک بہت بڑے پھول کو دیکھنے کے لیے آزمائش میں مبتلا نہ ہونگے یا کسی ڈی ڈی پی ایچ یا ایل ایل ڈی کی آواز کو سننے کے لیے نہ سڑیں گے بلکہ آپ اپنے چرواہا کے ساتھ قائم رہیں گے۔ بائبل کہتی ہے کہ بھیڑیں اسکی آواز کو پہنچاتی اور اسکے پیچھے ہو لیتی ہیں۔ لیکن وہ غیر

میں اسی طرح ہے۔ غور کریں کہ یوحنا کے دسویں باب میں جب یسوع اس خیال کا اظہار فرماتا ہے تو وہ اپنے آپ کو چرواہا ہے اس کے بعد وہ اپنے آپ کو دروازہ کہتا ہے۔ اور درحقیقت ایک چرواہا اپنی بھیڑوں کے لیے یہی کچھ ہے۔ وہ حقیقت میں ان کا دروازہ ہوتا ہے۔

جب میں مشرق میں تھا تو میں ایک رات دیکھا کہ چرواہا اپنی بھیڑوں کو اکٹھا کر رہا تھا۔ اس نے ان کو بھیڑوں میں ڈال دیا۔ اس کے بعد اس نے ان کی گنتی کی۔

جب اس کو تسلی ہوگئی کہ وہ سب اندر آگئی ہیں تو وہ کھلے ہوئے دروازے کے آگے لپٹ گیا اور یوں وہ اپنے گلے کے لیے کھلا ہوا دروازہ بن گیا۔ اب کوئی بھی اسکے وسیلہ کے بغیر نہ اندر جا سکتا ہے اور نہ باہر نکل سکتا ہے۔ وہ دروازہ تھا۔ اگلے دن جب میں نے اپنے

دوست کے ساتھ جیپ میں بیٹھ کر جا رہا تھا۔ تو میں نے دیکھا کہ چرواہا اپنی بھیڑوں کے آگے چل رہا تھا۔ فوری طور پر تمام ٹریفک رک گئی۔ کہ بھیڑوں گزر جائیں۔

اب مشرقی علاقوں کے شہر ہمارے شہروں کی طرح نہیں ہیں یہاں ہم اپنی خرید و فروخت اندر کرتے ہیں۔ اب

کے پیچھے نہ جائیں گے۔ غیر کی آواز بھڑوں کو بھاگ کر صرف اپنے چرواہے کے پاس آنے کے لیے مجبور کر دے گی۔ خدا کی تعریف ہو۔ لیکن وہاں میں نے صرف یہی نہیں دیکھا اور سیکھا۔ ایک دن میں ان لوگوں کے بارے میں سوچ رہا تھا جو کھیتوں میں اپنے مویشیوں کو چرا رہے تھے۔ کس کے پاس سوار تھے کس کے پاس سوار تھے کس کے پاس بکریاں کس کے پاس خچریں اور بعضوں کے پاس اونٹ تھے۔ چنانچہ میں نے ایک آدمی سے پوچھا کہ وہ ان لوگوں کیوں کہتے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ ”یہ چرواہے ہیں۔“ میں اس کو نہ سمجھ سکا۔ میں نے پوچھا کہ اصلی میں آپ کا یہ مطلب نہیں کہ یہ سب چرواہے ہیں۔ چرواہے ہمیشہ بھڑوں کو چراتے ہیں۔ کیا یہ ایسے نہیں۔“ اس نے جواب دیا۔ چرواہے کا مطلب ہے چرانے والا۔ اس نے جو کوئی بھی مویشیوں کو چراتا ہے۔ وہ چرواہا ہے۔ اس بات نے مجھے متحیر کر دیا۔ لیکن میں نے ان چرواہوں اور بھڑوں کے چرواہے میں کچھ فرق دیکھا۔ آپ رات کے وقت بھڑوں کے چرواہوں کے علاوہ باقی چرواہے کو آ کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ وہ اپنے

مویشیوں کو کھیتوں میں چھوڑ چلے جاتے ہیں لیکن بھڑوں کا چرواہا اپنی بھڑوں کو ساتھ لے جاتا ہے۔ اور اس کو بھڑ خانوں میں بند کر کے خوش خود دروازے کے آگے سو جاتا اور ان کا دروازہ بن جاتا ہے۔ خدا کی تعریف ہو کہ ہمارا چرواہا ہمیں کبھی نہیں چھوڑتا۔ جب رات آوے تو میں اسکے گلہ خانے میں ہوتا چاہتا ہوں۔ میں آپ کو پناہ میں رہنا چاہتا ہوں۔

اب ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یسوع ہی دووازہ ہے۔ وہ بھڑوں کا دروازہ ہے۔ غور کریں کہ یہاں وہ کھلے دروازے کا ذکر کرتا ہے۔ اور یہ اس کے مکاشفہ کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ اور یہ مکاشفہ ہمارے لیے قوت کے دروازے کھولتا ہے اور ہم کو کلام کے ساتھ منور کر کے اس کے نام کو جلال دینے کے لیے تیار کرتا ہے۔ یہ صرف آخری دوزمانوں کو ہی فوقیت حاصل ہوتی ہے۔ کہ یسوع مسیح کی الوہیت ہمارے سامنے پھوٹ سکتی ہے۔ ہاں اب ہم جانتے ہیں کہ وہ خدا ہے اور اگر وہ خدا نہیں تو پھر وہ کس طرح ہمارا نجات دہندہ ہو سکتا ہے۔؟ ماسوائے اس کے کہ ہم اس بات کو جان لیں کہ وہ صرف خدا اور خدا واحد ہے۔ وہ الفا اور امیگا ہے یہی یسوع

خداوند بھی ہے۔ اور مسیح بھی اور یہ بات اسے خداوند
 یسوع مسیح نے بتائی ہے۔ باپ اور بیٹا اور روح القدس
 ایک ہی شخص ہے خدا کی بابت یہ تصور پہلے کلیسیائی
 زمانے میں ختم ہو گیا ہے۔ لیکن اب ہم پھر اسے دیکھ
 رہے ہیں۔ اس کی ذات کا مکاشفہ دوبارہ واپس آیا
 ہے۔ فی الواقعہ خدا کے اندر تین شخص نہیں۔ خدا کی
 صرف ایک ہی شخصیت ہے۔ کیونکہ شخصیت کی معرض
 وجود میں لانے کے لیے شخصیت کی ضرورت ہوتی ہے
 ۔ اگر ایک ہی شخصیت ہے تو پھر خدا بھی ایک ہی شخص
 ہے۔ لیکن جو لوگ ایک خدا کے اندر تین شخصیتوں
 پر ایمان رکھتے ہیں وہ پہلے حکم کو توڑنے کے مجرم ہیں۔
 لیکن الوہیت کا مکاشفہ ایک بار پھر واپس آیا ہے۔ اب
 حقیقی کلیسیا کی قوت میں دوبارہ تعمیر کیا جاسکتا ہے۔ بہر
 صورت اسی کو پتہ چل جائے گا کہ اس کا خداوند کون ہے
 ۔ ایک مرتبہ پھر ہم پینٹسٹ کے دن کی طرح خداوند
 یسوع مسیح کے نام پر پتسمہ دے رہے ہیں۔

آئیے میں آپ کو اس خواب کے متعلق بتاؤں جو خدا
 نے مجھے تین کے متعلق دکھایا یہ رویا نہ تھی بلکہ خواب تھا۔
 مجھے اس بات کا پختہ یقین ہے کہ آپ اس بات سے

اچھی طرح واقف ہیں کہ کلیسیائی زمانوں کے اندر خدا
 نے روح القدس کے وسیلے سے خوابوں کی برکت بھی
 بخشی ہے۔ بلکہ اسی طرح جس طرح کہ کوئی رویا کو دیکھ
 سکتا ہے۔ یہ سپنر کی صبح تقریباً تین بجے کا وقت تھا۔ میں
 جوزف کو پانی پلانے کے لیے اٹھا تھا۔ جب میں بستر
 میں لیٹا تو میں جلد ہی سو گیا۔ اور نیند کے دربان میں
 نے اس خواب کو دیکھا۔ میں نے خواب میں ایک آدمی
 کو دیکھا جو ہو بہو میرا باپ لگ رہا تھا۔ وہ بڑا ہٹا کٹا اور
 حلیم آدمی تھا۔ میں نے ایک عورت کو بھی دیکھا۔ جو ایک
 طرح سے میری ماں تھی۔ لیکن درحقیقت وہ میری اصلی
 ماں نہ تھی جیسا کہ آدمی میرا اصلی باپ نہ تھا۔ یہ شخص اپنی
 بیوی کے سامنے ایک ہی رذیل شخص تھا اس کے ہاتھ
 میں ایک ڈنڈا تھا۔ جس کی تین نکریں تھیں۔ آپ کو علم
 ہوگا کہ جب ایک لکڑی کو لے کر کھاڑی کے ساتھ
 کاٹتے ہیں تو اس کا سراسر اتکون شکل اختیار کر لیتا ہے۔
 جس طرح کہ جلانے والی لکڑی کا۔ اس شخص نے اس
 ڈنڈے کے ساتھ اپنی بیوی کو اس زور سے مارا کہ وہ
 زمین پر گر پڑی۔ جونہی وہ عورت زمین پر پڑی رو رہی
 تھی تو وہ آدمی اپنے سینے کو اکڑا کر چلنے لگا۔ اور اس کے

خواب کے بعد فوری طور پر اٹھ بیٹھا میں نے سوچا۔ یہ کس قدر عجیب سا خواب تھا۔ میں حیران تھا کہ میں نے اس قسم کا خواب کیوں دیکھا کہ دفعتاً خداوند کی حضوری نے مجھے گھیر لیا۔ اور اسی نے اس خواب کی تفسیر مجھ پر ظاہر کر دی۔ آپ لوگوں میں سے بہتروں کو اس بات کا علم ہے کہ میں نے صرف آپ کے خوابوں کی صحیح صحیح تعبیر ہی کی بلکہ کئی مرتبہ میں نے آپکو آپ کے خواب بھی بتائے ہیں اس طرح کہ آپ کو اپنا خواب بتانے کی ضرورت نہ پڑی اور عورت آج کل دنیا کی کلیسیا ہے۔ میں نے اسی کھچڑی کے اندر پیدا ہوا۔ یعنی اس کھچڑی میں جس کے اندر وہ پھنسی ہوئی ہے۔ وہ اس قسم کی عورت سے جو کسبیوں کی ماں ہے۔ اس کا شوہر اس کی تنظیم یا مشن ہے۔ جو اس پر مسلط قائم کیے ہوئے ہیں۔ تین ٹکڑوں والا ڈنڈا اس کا پتسمہ ہے۔ اور جب کبھی اس عورت و کلیسیا نے اٹھنے کی کوشش کی (یعنی جماعت نے مسیحی تعلیم کو اپنانا شروع کیا) اس نے اپنی غلط تعلیم کے ساتھ نیچے دبانے کی کوشش کی وہ شخصی اس قدر ہٹا کٹا تھا کہ پہلے تو میں اس سے خوفزدہ ہو گیا لیکن جب میں اس کے مقابلے کے لیے نکلا تو میں نے دیکھا کہ

چہرے پر بڑا غرور آ رہا تھا۔ وہ اپنی مظلوم بیوی کو مار کر خوش اور متکبر نظر آ رہا تھا۔ جب بھی اس عورت نے اٹھنے کی کوشش کی اس نے اسے نیچے سے گرایا۔ جو سلوک وہ کر رہا تھا وہ مجھے پسند نہ تھا۔ لیکن جونہی میں نے اسکو روکنے کا خیال کیا تو میں نے سوچا کہ میں اس آدمی کے ساتھ ہاتھ پائی نہیں کر سکتا۔ وہ بڑا مضبوط اور زبردست ہے نیز وہ میرے باپ کی حیثیت رکھتا ہے لیکن اپنے اندر میں جانتا تھا کہ یہ میرا باپ نہیں ہے۔ اور میں یہ بھی جانتا تھا کہ کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ اس قسم کا سلوک کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ میں نے آگے بڑھ کر اسکو کالر سے پکڑ کر ایک طرف کیا اور کہا کہ ”آپ کو اس عورت کے ساتھ اس قسم کا سلوک کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اور جب میں نے یہ الفاظ کہے تو میرے پٹھے مضبوط ہو گئے اور میں ایک زبردست سور ماد کھائی دینے لگا۔ وہ شخص میرے پٹھوں کی مضبوطی کو دیکھ کر گھبرا گیا۔ میں نے کہا ”اب آپ اسے مار کر دکھائیں تو پھر آپ کا واسطہ میرے ساتھ ہوگا اس نے اس عورت کو دو بار ہمارے کی جرات نہ کی۔ اور میں نیند سے جاگ گیا۔

میرے بہت بڑے اور مضبوط پٹھے ہیں۔ اس خواب کا خلاصہ یہ تھا کہ چونکہ خدا میرے ساتھ ہے اور مجھے یہ طاقت دے سکتا ہے۔ اس لیے اس غریب عورت کے لیے ان تنظیموں کے خلاف کھڑا ہونا چاہیے۔ اندر اس کو مار پیٹ سے بچانا چاہیے۔

یہاں میں اپنے خواب کو تعلیم کاروپ نہیں دینا چاہتا نہ ہی میں اس تعلیم کی تصدیق کرنا چاہتا ہوں۔ خدا کی وحدانیت پیدائش سے لے کر مکاشفہ

23:21 تک موجود ہے لیکن لوگوں کو تثلیث کے ایک ایسے عقیدے سے اندھا کر دیا گیا ہے۔ جس کا کلام کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں اور اس عقیدے کو عالمگیر

پیمانے پر اس طرح قبول کیا گیا ہے کہ ”ایک خدا کے اندر ایک شخصیت کو دیکھنے کی کوشش ناممکن ہو چکی ہے۔

اگر لوگ اس سچائی کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو وہ باقی سچائی کو بھی نہیں دیکھ سکیں گے۔ کیونکہ سات کلیسیائی

زمانوں کے اندر کلیسیا اور کاموں میں یسوع مسیح ہی کا مکاشفہ ہے۔ کیا آپ اس بات کو سمجھ گئے ہیں؟ مجھے

یقین ہے کہ آپ سمجھ گئے ہیں۔ ”کہ تجھ سے تھوڑا سا زور ہے اور تو نے میرے کلام پر عمل کیا ہے اور میرے

نام کا انکار نہیں کیا۔” ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ قوت کس طرح واپس آرہی تھی۔ تحقیق کرنے کی قدرت ختم ہو چکی تھی لوگوں نے اپنے آبائی گھروں کو چھوڑ دیا ہے اور وہ عبادت کی آزادی کا تقاضا کرنے لگے۔ مذہبی پیشوائی اور تسلط کا جو اتوڑا جا رہا تھا۔

حکومت نے اس بات کی عقلمندی سمجھا کہ ایک ٹولے کا دوسرے ٹولے سے مقابلہ کرایا جائے۔ اصل میں اچھے مقاصد لیکن کمزور رہنمائی کے ساتھ لوگ اپنے مذہبی حقوق کے تحفظ کی خاطر جنگ و جدل کرنے کے لیے بھی تیار تھے۔ شاید اس زمانے میں مذہبی قوت کا سب سے بڑا نظارہ اس حقیقت میں تھا۔ کہ گوفرنس ایک انقلاب کی زد میں آچکا تھا۔ ویسلی کی عظیم بیداری نے اس انقلاب کو برطانیہ سے دور رکھا۔ اور کسی جلالی سالوں تک اس کو خدا کے ہاتھوں میں ایک اوزار کے طور پر بچا رکھا۔

کام کی منادی کبھی بھی زور و شور سے نہ ہوئی۔ شیطان نے آزاد خیال لوگوں کا ایک جم غصیر اٹھا کھڑا کیا۔

اشتراکیت کے موجد اٹھ کھڑے ہوئے۔ حریت پسند ماہر علم الہیات نے اپنی گندی باتوں کو پھیلانا شروع

کیا۔ تو خدا نے ایمان کے عظیم سورماؤں کو اٹھایا اور
مسیحی لٹریچر کرنے اور منادی کرنے کا بڑا کام شروع ہو
گیا۔ اس زمانے کے استادوں اور منادوں کا کوئی
مقابلہ نہ کر سکے گا۔ اور نہ ہی کبھی کسی نے کیا ہے۔ سپر
مین۔ میکونز۔ ایڈووڈ۔ بنٹن۔ مولرز۔ برنیوز۔ پارس۔

بشپ۔ یہ سب اسی

دور میں رونما ہوئے

انہوں نے کلام کو سکھا۔ اس کی منادی کی اور اسے سکھایا
۔ انہوں نے اس کے نام کو جلال دیا۔

جھوٹے یہودیوں کی عدالت

مکاشفہ 3:9 ”دیکھ میں شیطان کے ان جماعت والوں
کو تیرے قابو میں کرونگا۔ جو اپنے یہودی کہتے ہیں او
ر ہیں نہیں۔ بلکہ جھوٹ بولتے ہیں۔ دیکھ میں ایسا کرونگا
۔ جو اپنے آپ کو یہودی کہتے ہیں اور ہیں نہیں۔ بلکہ
جھوٹ بولتے ہیں۔ دیکھ میں ایسا کرونگا۔ کہ وہ انکو
تیرے پاؤں میں سجدہ کریں گے۔ اور جائیں گے کہ
مجھے تجھ سے محبت ہے۔

اب ہم دیکھ سکتے ہیں کہ جھوٹے یہودیوں اور جھوٹے
ایمانداروں کا مسئلہ دوسرے زمانے میں پہلے ہی مو

جو تھا۔ جو لوگ غلط طور پر اپنے آپ کو یہودی کہتے
تھے۔ یہ پہلے زمانے کی روح القدس کی بارش کے بعد
رونما ہوئے۔ اور اب وہ اصلاح کے بعد دوسرے
زمانے میں ظاہر ہوئے یہ بمشکل ایک اتفاق ہی ہے۔
لیکن فی الواقعہ یہ کوئی اتفاق کی بات ہی نہیں۔ بلکہ یہ

☆☆☆☆☆☆

شیطان کی اصول ہے

۔ یہ اصول اصلیت کو

منظم اور اس کا دعویٰ کرتا ہے اس طرح لوگ خاص
حقوق اور مراعات کے مقدر بن جاتے ہیں۔ آئیے
میں آپ کو دکھاؤں پیچھے سمرنا کے دور میں ان لوگوں نے
دو زخ گونئی کی اور کہا کہ ہم اصلی یہودی یا ایماندار ہیں
جبکہ وہ یقینی طور پر ایسے نہ تھے۔ وہ شیطان کی جماعت
تھے۔ وہ شیطان کا منظم گروہ تھا کیونکہ یہی وہ زمانہ ہے
جو میں خدمت کے دوران ہم ایک انسان کو دوسرے
خادموں کے اوپر راج کرتے ہوئے جو ہم دیکھتے ہیں
وہ یہ ہے کہ تیسرے دور میں مکمل طور پر ایک ایسی کرسی
تیار ہوگئی جو شیطان کے تخت گاہ کے نام سے کہلائی اسی
زمانے نے ریاست اور کلیسیا کو آپس میں ایک نکاح
کے اندر باندھ دیا۔ کلیسیا اپنی پشت پر ریاستی طاقت

کئے گئے ہیں۔ اور ان میں سچائی مطلق نہیں۔ اس لیے کہ انہوں نے خدا سے بڑھ کر اپنی شہرت کو اہمیت دی ہے۔ آئیے میں آپ کو وہ بات دکھاؤں جو میں شروع سے دو انگوروں کے متعلق سکھاتا چلا جا رہا ہوں۔ جو دو مختلف روحوں کے ذریعے رونما ہوئے۔ اس وقت یسوع اور یہوداہ کی مثال لیجئے۔ یسوع خدا کا بیٹا تھا۔ لیکن یہوداہ ہلاکت کا فرزند تھا۔ خدا یسوع میں داخل ہوا لیکن شیطان یہوداہ میں داخل ہوا۔ یسوع کے پاس روح القدس کی پوری خدمت تھی۔ اس لیے کہ خدا نے کس طرح یسوع ناصری کو روح القدس اور قدرت کے ساتھ مسح کیا۔ وہ بھلائی کرتا اور ان سب کو جو ابلیس کے ہاتھوں ظلم اٹھا رہے تھے۔ شفا دیتا پھر۔ کیونکہ خدا اس کے ساتھ تھا۔ اعمال 10:38 یہوداہ کے متعلق لکھا ہے کہ ”وہ ہم میں شمار کیا گیا اور اس نے خدمت کا حصہ پایا۔ اعمال 1:17 متی 10:1 میں لکھا ہے کہ پھر اس نے اپنے بارہ شاگردوں کے پاس بلا کر بد روحوں پر اختیار بخشا کہ ان کو نکالیں اور ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزوری کو دور کریں۔

جو روح یہوداہ کے اندر تھی وہ یسوع کی خدمت کے دوران بھی ساتھ ساتھ چلتی رہی پھر وہ دونوں صلیب

کے ذریعے ایک طرح سے ناقابلِ تسخیر بن گئی۔ لیکن اتنی بڑی طاقت کے باوجود بھی خدا اس کی گرفت کو توڑ کر اصلاح کی عظیم روشنی کو لایا۔ لیکن کیا ہوا۔ لو تھرن نے بھی اپنے آپ کو منظم کر کے ریاست کے ساتھ الحاق کر لیا اور یوں چھٹے دور میں بھی شیطان کی جماعت ظاہر ہوئی اب اسی بات میں کوئی شک نہیں کہ شیطان کی یہ جماعت کبھی نہ کہے گی کہ وہ شیطان کی جماعت ہیں۔ جناب وہ کہتے ہیں کہ وہ خدا کے لوگ ہیں۔ لیکن وہ جھوٹ نہیں بولتے کیونکہ جو حقیقی یہودی ہے۔ (کیونکہ وہ اسی بات کا دعویٰ کرتے تھے) وہ باطنی یہودیوں سے یعنی روح میں چنانچہ اگر وہ جھوٹے یہودی ہیں تو وہ ان کی مانند ہیں جن کا ذکر یہوداہ کی انیسویں آیت میں کیا گیا ہے۔ کہ ”یہ وہ آدمی ہیں جو تفرتے ڈالتے ہیں۔ اور نفسیاتی ہیں اور روح سے بے بہرہ ہیں۔ خدا کے فرزند روح سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے اندر روح نہیں اس لیے وہ خدا کے فرزند نہیں اس کے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ کہ وہ کس قدر جوش سے احتجاج کرتے اور کتنی دور تک اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لیے

جاتے ہیں۔ وہ مردہ ہیں۔ وہ تنظیموں اور مشنوں کی اولاد ہیں۔ اور حقیقی پھل غائب ہے۔ وہ اپنے عقائد پر تعمیر

تک آئے یسوع نے خوشی کے ساتھ اپنی جان گناہ گاروں کے لیے صلیب پر دے دی۔ اور اپنی روح کو خدا کے حوالے کر دیا۔ اس کی روح خدا کے پاس گئی اور پینٹکست کے دن کلیسیا کے اوپر نازل ہوئی۔ لیکن یہوداہ نے اپنے آپ کو لٹکا کر مار ڈالا۔ اور اس کی روح واپس شیطان کے پاس گئی۔ لیکن پینٹکوست کے بعد وہی روح جو یہوداہ میں تھی۔ جنگلی انگور کے اندر واپس آئی اور وہ اصلی انگور کے ساتھ ساتھ بڑھنے لگی۔ لیکن غور کریں کہ یہوداہ کی روح نے پینٹکست کو حاصل نہ کیا۔ یہ کبھی کبھی روح القدس کو حاصل کرنے کے لیے اوپر نہ گئی یہ کرا نہیں سکتی تھی۔ لیکن یہوداہ کی روح کہاں تک گئی؟ یہ سونے کی تھیلی کی طرف بڑھی اور اس نے پیسے کے ساتھ کتنا پیار کیا۔ یہ اب پیسے کو کتنا پیار کرتی ہے۔ اگر یسوع کے نام سے بڑے بڑے کام کرتی اور عظیم پیشن گئی کراتی ہے۔ تو پھر بھی زیادہ پیسے عمارات اور تعلیم و تربیت اور اس طرح کے مادی خیالات کے ساتھ کرتی ہے۔ ذرا اس روح کو دیکھئے جو ان پر ہے اور بے وقوف نہ بنیں یہوداہ بھی ان بارہ میں سے ایک تھا۔ اور اس نے معجزات کئے لیکن اس کے اندر خدا کا روح نہ تھا۔ اس کی خدمت تو تھی چونکہ وہ حقیقی نسل نہ تھا۔ اس لیے وہ پینٹکوست تک نہ پہنچا اس لیے وہ خدا کا اصلی فرزند تھا۔ نہیں جناب! اور اب یہ شیطان کی جماعت میں بھی اسی طرح ہے۔ آپ بے وقوف نہ بنیں۔ اگر آپ برگزیدوں میں سے ہیں۔ تو آپ کو بے وقوف نہ بنایا جاسکے گا۔ خواہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ مسیحی ہیں۔ لیکن وہ ہیں نہیں۔ دیکھ میں ایسا کرونگا کہ وہ آ کر تیرے پاؤں میں سجدہ کریں گے۔ اور جانیں گے کہ مجھے تجھ سے محبت ہے۔ پہلا کرنتھیوں 6:3 میں لکھا ہے کہ کیا تم نہیں جانتے کہ مقدس لوگ دنیا کی عدالت کریں گے؟ نہ صرف وہاں بارہ رسول ہونگے۔ جو بارہ تختوں پر بیٹھ کر بنی اسرائیل کے بارہ قبلیوں کا انصاف کریں گے۔ بلکہ مقدس لوگ بھی دنیا کی عدالت کریں گے۔ اسکا مطلب ہے کہ جو لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان میں سے محبت کرتا ہے۔ ان کو درست طور پر معلوم ہو جائے گا۔ کہ خدا کے فرزند کون ہیں اور بیٹا کن سے محبت رکھتا ہے ہاں وہ دن آرہا ہے جب یہ بات ظاہر ہو جائے گی۔ وہ لوگ جو دنیا پر طاقت کے ذریعے راج کر رہے ہیں آخری زمانے میں اس حیوان کابت بنائیں گے جس کے ذریعے وہ دنیا پر راج کریں گے۔ ایک دن خاکسار کئے جائیں گے جس وقت

یسوع اپنے مقدسوں کے ساتھ راست بازی کے ذریعے دنیا کا انصاف کرے گا یہی وہ بات ہے جو ہم نے متی کے 25 ویں باب میں دیکھی جہاں تمام لوگ جو پہلی قیامت میں شریک نہ ہو سکے۔ منصف اور دلہا کے سامنے کھڑے ہیں۔

تعریف اور

وعدہ

مکاشفہ 3:10 چونکہ تو نے میرے صبر کے کلام پر عمل کیا ہے۔ اس لیے میں بھی آزمائش کے اس وقت تیرے حفاظت کرونگا۔ جو زمین کے رہنے والوں کے آزمانے کے لیے تمام دنیا پر آنے والا ہے۔ اسکے بعد کے کلام کا کیا مطلب ہے؟ عبرانیوں 15-13:9 چنانچہ جب خدا نے ابراہام سے وعدہ کرتے ہوئے قسم کھانے کے واسطے کس کو اپنے سے بڑا پایا تو اپنی ہی قسم کھا کر فرمایا کہ تمہیں برکتوں پر برکتیں بخشوں گا۔ اور تیری اولاد کو بہت بڑھاؤں گا اور اس طرح صبر کر کے اسنے وعدہ کی ہوئی چیز کو حاصل کیا۔ یہاں پر آپ دیکھ سکتے ہیں کہ روح خدا کے اس کلام کا ذکر کر رہا ہے جو ہمیں دیا گیا۔ کلام کے

پورا ہونے کا انتظار کرنے کے لیے ہمیں اس صبر کی ضرورت ہے جس طرح کہ ابراہام نے کیا۔ س نے نا دیدنی چیز کو کھانے کے لیے برداشت کی اس نے صبر کیا اور آخر کار کلام پورا ہوا۔ خدا اپنے لوگوں کو اس طرح صبر سکھاتا ہے۔ کیوں! اس لیے کہ جب آپ دعا کرتے ہیں۔ اگر وہ اپنے کلام کو اس وقت جسمانی صورت میں پورا کر رکھا ہے۔ تو آپ صبر کرنا کبھی نہ سیکھیں گے۔ بلکہ آپ زندگی کے اندر اور زیادہ بے صبر ہو جائیں گے آئیے میں آپ کو یہ سچائی اور بھی طریقہ سے بتاتا ہوں۔ عبرانیوں 2:17 ایمان ہی سے ابراہام نے آزمائش کے وقت الحاق کو نذر گزارنا اور جس نے وعدوں کو سچ جان لیا تھا۔ وہ اس اکلوتے کو نذر کرنے لگا۔ یہ بات بنے ابراہام کی آزمائش اس وقت کی گئی جب وہ وعدے کو کلام حاصل کر چکا تھا۔ بہت سے لوگ یہ سوچتے ہیں کہ جب خدا کے اچھے وعدوں کے لیے ہم یسوع کے نام سے دعا کرتے ہیں تو اس کے بعد کوئی آزمائش نہیں آنی چاہیے۔ لیکن یہاں پر یہ لکھا ہے کہ ابراہام کی آزمائش اس وقت کی گئی جب وہ وعدے کو حاصل کر چکا تھا۔ یہ بالکل اسی طرح ہے۔ جس طرح زبور 19:105 میں یوسف کا ذکر کرتا

ہے۔ جب تک کہ اس کا سخن پورا نہ ہو۔ خداوند کا کلام اسے آزما تا رہا۔ خدا نے ہمارے ساتھ بہت بڑے اور قیمتی وعدے کئے ہیں۔ اس کا ان کو پورا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اور وہ کرے گا۔ لیکن دعا کرنے کے رات سے لے کر جواب حاصل کرنے تک ہمیں صبر کرنا چاہیے۔ کیونکہ صرف صبر ہی کے ساتھ زندگی کے وارث ہوتے ہیں۔ خدا ہمیں اس سبق کو سیکھنے کی ویسی ہی توفیق بخشنے۔

جس طرح چھٹے زمانے کے لوگوں نے صبر سیکھا۔ ہم ان عظیم مسیحیوں کی زندگی کی تاریخ کو پڑھتے ہیں۔ ہماری اور ان کی زندگیوں میں کتنا فرق ہے۔ کیونکہ وہ بڑے صابر اور خاموش تھے۔ لیکن آج کل ہم اپنی بے صبری پر غالب آنے کے لیے جلدی کرتے۔ وہ سلسلہء کلام جاری رکھتے ہوئے کہتا ہے کہ چونکہ تو نے میرے کلام کو قبول کیا ہے اور اسکے مطابق زندگی بسر کر کے صابر بن گیا۔ تو میں بھی آزمائش کے اس وقت تیرے حفاظت کرونگا جو زمین کے رہنے والوں کے آزمانے کے لیے تمام دنیا پر آنے والا ہے۔ یہاں ہم پھر وہ زمانوں کے ایک دوسرے میں مدغم ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ اس وعدے کا تعلق غیر قوموں کے

زمانے کے ساتھ ہے۔ جو بڑی مصیبت کے وقت اپنی نقطہء عروج پر ہوگا۔

میں بھی آزمائش کے اس وقت تیری حفاظت کروں گا۔ جو زمین کے رہنے والوں کے آزمانے کے لیے تمام دنیا پر آنے والا ہے۔ اس آیت کا مطلب یہ نہیں کہ حقیقی کلیسیا مصیبتوں میں سے گزرے گی اگر اس کا مطلب ہوتا کہ تو یہاں پر اسکا ذکر کیا جاتا۔ لیکن یہاں پر یوں لکھا ہے کہ میں بھی آزمائش کے وقت تیرے حفاظت کرونگا۔ یہ آزمائش بالکل باغ عدن کی آزمائش کی طرح ہے۔ یہ خدا کے فرمائے ہوئے کلام کے برعکس کس قدر قدرت دینے والی تجویز ہے گو انسانی دلائل کے مطابق یہ بالکل درست اور لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لیے روشنی فراہم کرتی ہے۔ تو بھی برگزیدہ گمراہ نہ ہونگے۔ یہ آزمائش اس طرح آئیگی۔

ورلڈ آف چرچز کی

تحریک

جو اس خوبصورتی اور بابرکت اصولوں کے ساتھ تیار کی ہوئی نظر آتی ہے۔ جس کے مطابق ہم مسیح کی دعا کے

ہم کسی تنظیمی دائرے کے اندر رہ کر عوام کے اندر کام کریں۔ لیکن وہ غلطی پر ہیں۔ شیطان کے جھوٹ پر یقین رکھنے کا مطلب ہے کہ شیطان کی خدمت کی جائے گی۔ گو آپ اس کو یہ یہوداہ کے نام سے پکاریں۔ لیکن برگزیدہ گمراہ نہ ہونگے۔

علاوہ ازیں برگزیدہ لوگوں کو نہ صرف محفوظ رکھا جائے گا بلکہ جو نہی تحریک وہ بت بن جائے گی جو حیوان کے لیے تیار کیا گیا ہے تو مقدس لوگ اوپر اٹھائے جائیں گے۔ اور یہ چھوٹی سی دلکش تحریک جو انس کی رفاقت میں شروع کی گئی تھی۔ شیطان کا ایک ایسا بڑا دیوبن جائے گا۔ جو تمام دنیا کو ناپاکی اور دھوکے میں ڈال دے گی۔ کیونکہ رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کلیسیاؤں کا نظام جو باہم متحد ہو رہا ہے۔ دنیاوی نظام کی تمام دولت کو اپنے قبضے میں کرے گا۔ اور تمام زمین کو اپنے مذہبی جال کے گھیرے گا اور جس چیز سے وہ زندہ رہ سکتے ہیں۔ اس کو خریدنے یا فروخت کرنے کے حقوق کا پائمال کر کے ان کو موت کے گھاٹ اتار دے گا۔ یہ اس لیے ہوگا کہ کسی کی بیٹیاں اسکے پاس واپسی جا چکی ہوں گی اس عرصے میں روم سونے کی تمام تر سیل حاصل کرے گا۔ یہودیوں کے پاس تمام دستاویزی اقرار نامے اور

مطابق ایک ہو سکتے ہیں۔ تو بھی یہ سیاسی طور پر اس قدر مضبوط ہوگی یہ حکومتوں کے اوپر اس طرح اثر انداز ہوگی کہ وہ برائے راست یا اس کے اصولوں کی وفاداری کے طور پر اسکے ساتھ منسلک ہوں گے۔ ایسی کہ کسی شخص کو بطور کلیسیا اس وقت تک پہنچانا پائے گا۔ جب تک وہ کسی نہ کسی طرح اس کا نسل کے ممبر نہ ہونگے۔

چھوٹے چھوٹے گروہ اپنے حقوق سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ یہاں تک کہ ان کی جائیدادیں اور روحانی حقوق چھین لیے جائیں گے۔ مثال کے طور پر اگر سب میں نہیں کم از کم بہت سے شہروں میں اگر آپ کو کسی عمارت کو مذہبی عبادت کے لیے کرائے پر لینا چاہیں تو یہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ خادموں کی کمیٹی اس کی منظور ی نہ مارے۔ فوج یا ہسپتالوں کے اندر چیپلن کا عہدہ سنبھالنے کے لیے یہ لازمی ہے۔ کہ آپ کو کوئی تنگیشی خیالات کی کمیٹی قبول کرتی ہے۔ جو نہی یہ دباؤ بڑھتا جائے گا تو اس کی برداشت کرنا مشکل ہوتا جائے گا۔ کیونکہ اس میں قائم رہنے کی تمام حقوق سے دست بردار ہونا پڑے گا۔ بہت سے لوگ اس کے ساتھ چلنے کی آمائش میں کرینگے۔ اس لیے وہ یہ محسوس کریں گے کہ الگ تھلگ کام کرنے کی بجائے یہ بہتر ہوگا کہ

گا اور اس کی آمد کے ساتھ ہی قیامت ہوگی۔ بہت سے زمین میں سے نکل کر زندوں کے ساتھ اٹھائے جائیں گے اور اس کی واپسی کا انتظار کریں گے اور ان کو تاج دینے کے ساتھ بادشاہی کر رہے ہیں۔ تاج اسی بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ عظیم بادشاہ کے ساتھ مل کر راج کریں۔ یہ ان سب کے لیے جو زمین پر اس کے ساتھ برداشت کر رہے ہیں۔ کہ عادل نصف ان کو صلہ دے گا۔ جنہوں نے اپنا سب کچھ اسے دے دیا اور اپنا سب کچھ اسکے حوالے کر دیا اسکے ساتھ اسکے تخت پر بیٹھ کر اسی کی جلالی بادشاہت میں شریک ہونگے۔ اوہ! ہم سب کے پاس اس وقت کلام ہے اسکو ثابت قدمی کے ساتھ رہنا ہے۔ اسے چھوڑیں مت۔ خدا کے سب ہتھیار باندھ لو۔ اور ہر ایک ہتھیار جو اس نے ہمیں دیا ہے اسے استعمال کریں۔ اور خوشی کے ساتھ مستقبل کی راہ دیکھنے کیونکہ ہمیں وہ شخص تاج پہنانے والا ہے۔ جو خداوندوں کا خداوند اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ وہ صرف تاج ہی نہیں دے رہا۔ بلکہ وہ یہ بھی کہہ رہا ہے کہ جو دلہن میں ہونگے۔ ان کو وہ خدا کے مقدس میں ستون بنا دے گا۔ لیکن خدا کا مقدس کیا ہے؟ یسوع نے اپنے بدن کے متعلق کہا ہے کہ یہ خدا کا مقدس ہے اور یہ

کاغذات موجود ہیں۔ اور عین وقت پر کسی تمام کاغذات کو حاصل کر کے موجود مالی نظام تباہ کر کے سونے کا مطالبہ کرے گی۔ سونے کے بغیر نظام ختم ہو جائے گا۔ یہودی لوگوں کو جال میں پھنسا کر اتحادی بنا لیا جائے گا۔ اور کسی کلیسیا تمام دنیا کو اپنے قبضے میں کرے گی۔

اپنوں سے وعدہ

مکاشفہ 11_12: 3 ”میں جلد آنے والا ہوں۔ جو کچھ تیرے پاس ہے اسے تھامے رہ تا کہ کوئی تیرا ناج نہ چھین ہے۔ جو غالب آئے میں اسے خدا کے مقدس میں سے ستون بناؤں گا۔ وہ پھر کبھی باہر نہ نکلے گا۔ اور میں اپنے خدا کا نام اور اپنے خدا کے شہر یعنی یروشلم کا نام جو میرے خدا کے پاس سے آسمان سے اترنے والا ہے اور اپنا نیا نام اس پر لکھوں گا۔ ہمیں اس بات پر اظہار خیال کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ جلد آ رہا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ آ رہا ہے۔ اس لیے کہ ہم آخری دنوں کے خاتمے پر ہیں یا یہ ایسے نہیں؟ لیکن وہ سلسلہء کلام جاری رکھتے ہوئے کہتا ہے کہ

”جو کچھ تیرے پاس ہے اسے تھامے رہ۔ تا کہ کوئی تیرا ناج نہ چھین لے“۔ یسوع مصیبتوں کے درمیان آئے

ہے۔ اور اس کو اس بنیادی گروہ میں شریک کرتا ہے۔ تو وہ کیا کرتا ہے۔ وہ اسکو اپنا اور اپنے کلام کا مکاشفہ دیتا ہے۔ کیونکہ یہی وہ چیز تھی جو نبیوں اور رسولوں کے پاس تھی متی 16:17 یہاں وہ اس کلام کے اندر ہے۔

یہاں وہ کھڑا ہے کوئی بھی اسے وہاں سے نکال نہیں سکتا۔

ذرا لفظ ”غالب“ پر غور فرمائیں۔ یوحنا پوچھتا ہے۔ کہ وہ کون ہے جو غالب آیا ہے۔ اور اسے فوری طور پر

جواب ملتا ہے۔ کہ ”وہ جس کا ایمان ہے کہ یسوع ہی مسیح ہے“۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ غالب آنے والا وہ ہے جس کا ایمان یسوع اور مسیح پر ہے بلکہ جو یہ ایمان رکھتا ہے کہ یسوع مسیح ہے وہ ایک شخص دو نہیں اور یہ وہ ہے جس کو خداوند یسوع مسیح کے نام سے بپتسمہ دیا گیا ہے۔ یہاں خدا کے دلہن کے متعلق بات کر رہا ہے۔ کہ آپ

اس کی ایک اور تصویر دیکھنا چاہتے ہیں؟ یہ مکاشفہ

4_17:7 میں پائی جاتی ہے۔ اور جس پر مہر کی گئی ہے

میں نے ان کا شمار سنا کہ بنی اسرائیل کے سب قبیلوں

میں سے ہر ایک لاکھ 44 ہزار پر مہر کی گئی۔ یہوداہ کے

قبیلے میں سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی۔ روبن کی قبیلہ میں

سے بارہ ہزار پر جد کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار ہنسی کے

تھا۔ یہ خدا کا مقدس تھا۔ لیکن اب اس کا بدن یا مقدس ہم ہیں۔ اسلیے حقیقی کلیسیا کے اندر روح القدس ہونے کی وجہ سے یہ خدا کا قدوس ہے اور اب وہ غالب آنے والوں کو اس مقدس میں ستون بنانے والا ہے۔ لیکن

ستون کیا ہے؟ ستون دراصل بنیاد کا ایک حصہ ہوتا ہے اسلیے کہ یہ عمارت کو اٹھادے رکھتا ہے۔ خدا کا شکر ہو کہ

وہ ہمیں ٹھیک رسولوں اور نبیوں کے ساتھ کفر کرتا ہے۔

کیونکہ افسیوں کے دوسرے باب کی 19

ویں تا 22 ویں آیت میں لکھا ہے کہ پس اب تم پر دیسی

اور مسافر نہیں رہے۔ بلکہ مقدسوں کے ہم وطن اور خدا

کے گھرانے کے بیٹھ گئے۔ اور رسولوں اور نبیوں کی بنو پر

جس کے کونے کے سرے کا پتھر خود یسوع ہے۔ تعمیر

کئے گئے ہیں اس میں ہر ایک عمارت میں جا کر خداوند

میں ایک پاک مقدس بنتا جاتا ہے اور تم بھی اسمیں باہم

تعمیر کیے جاتے ہیں۔ تاکہ روح میں خدا کا مسکن ہو۔

22 ویں آیت میں لکھا ہے کہ ہم اس میں باہم تعمیر کئے

جاتے ہیں۔ ہر چیز دروازے کے ذریعے داخل ہوتی

ہے اور یسوع ہے اور جو چیز اس کے ذریعے داخل ہوتی

ہیں۔ وہ اس بدن یا مقدس کا حصہ ہوتی ہیں۔ جب خدا

انسان کو مقدس کے اندر ستون کی صورت میں کھڑا کرتا

قبیلہ میں سے بارہ ہزار پرشمنوں کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار لاوی کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پرزبولون کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار یوسف کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار بنیمین کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی۔ ان باتوں کے بعد جو میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ہر ایک قوم اور قبیلہ اور امت اور اہل زبان کی ایک ایسی بڑی بھیڑ جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ سفید جامے پہنے کھجور کی ڈالیاں اپنے ہاتھوں میں لیے ہوئے تخت پر برہ کے آگے کھڑی ہے۔ اور بڑی آواز سے چلا چلا کر کہتی ہے کہ نجات ہمارے خدا کی طرف سے ہے جو تخت پر بیٹھا ہے۔ اور برہ کی طرف سے۔ اور سب فرشتے اسی تخت اور بزرگوں اور چاروں جانداروں کے گردا گرد کھڑے ہیں۔ پھر وہ تخت کے آگے منہ کے بل گر پڑے۔ اور خدا کی سجدہ کر کے کہا۔ آمین حمد اور تمجید اور حکمت اور شکر اور عزت اور قدرت اور طاقت ابد الابد ہمارے خدا کی خدا کی ہو۔ آمین۔ اور بزرگوں میں سے ایک نے مجھ سے کہا یہ سفید جامے پہنے ہوئے کون ہیں۔ اور کہاں سے آئے ہیں میں نے اس سے کہا کہ اے میرے خدا یہ تو ہی جانتا ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ یہ وہی ہیں جو اس

بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے ہیں۔ انہوں نے اپنے جامے برہ کے خون سے دھو کر سفید کیے ہیں۔ اسی سبب سے یہ خدا کے تخت کے سامنے ہیں اور اس کے مقدس میں رات دن اس کی عبادت کرتے ہیں۔ اور جو تخت پر بیٹھا ہے واپنا خیمہ ان کے اوپر تالے گا۔ اس کے بعد کبھی ان کو بھوک لگے گی نہ پیاس اور نہ کبھی ان کو دھوپ ستائے گی۔ نہ گرمی کیونکہ جو برہ تخت کے بیچ میں ہے وہ ان کی گلہ بانی کرے گا۔ اور انہیں آب حیات کی چشموں کے پاس لے جائے گا۔ اور خدا ان کی آنکھوں کے سبب آنسو پونچھ دے گا۔

یسوع آ گیا ہے۔ اس نے ایک لاکھ 43 ہزار پر مہر کر دی ہے۔ اس نے ہر قبیلہ میں سے بارہ ہزار کو لیا ہے۔ لیکن ایک اور بھی گروہ ہے جس کا ایک لاکھ 43 ہزار کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور ان کو ماؤس سے اٹھاویں آیت میں دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ کون ہیں۔ یہ دلہن کے اندر ہیں۔ اور انہیں غیر اقوام میں سے لیا گیا ہے۔ وہ دن رات اس کے تخت کے آگے ہیں۔ وہ خداوند کی خاص حفاظت میں ہیں۔ اور وہ اس کی دلہن ہیں۔ جہاں کہیں دلہا جاتا ہے دلہن اس کے ساتھ جاتی ہے وہ اسے کبھی بھی پیچھے نہ چھوڑے گا۔ وہ کبھی بھی اس کے

ہمارے خدا کی طرف سے ہے جو تخت پر بیٹھا ہے۔ اور برہ کی طرف سے۔ اور سب فرشتے اسی تخت اور بزرگوں اور چاروں جانداروں کے گردا گرد کھڑے ہیں۔ پھر وہ تخت کے آگے منہ کے بل گر پڑے۔ اور خدا کی سجدہ کر کے کہا۔ آمین حمد اور تمجید اور حکمت اور شکر اور عزت اور قدرت اور طاقت ابد الابد ہمارے خدا کی خدا کی ہو۔ آمین۔ اور بزرگوں میں سے ایک نے مجھ سے کہا یہ سفید جامے پہنے ہوئے کون ہیں۔ اور کہاں سے آئے ہیں میں نے اس سے کہا کہ اے میرے خدا یہ تو ہی جانتا ہے۔ اس نے مجھ سے کہا کہ یہ وہی ہیں جو اس

پہلے نہ چھوڑے گی۔ وہ اس کے ساتھ تخت میں شریک ہو گی۔ اور اس کی جلال اور عزت کا تاج پہنایا جاوے گا۔ اور میں اپنے خدا کا نام اور اپنے خدا کے شہر یعنی اس نئے یروشلم کا نام جو میرے نام کے پاس آسمان سے اترنے والا ہے۔ اور اپنا نیا نام اس پر لکھوں گا۔“

خدا کا کیا نام ہے؟ وہ خدا ہمارے ساتھ تھا۔ یا اعمانواہل لیکن یہ وہ نام نہیں جو رکھا تھا۔ تو اس کا نام یسوع رکھا گیا۔ یسوع نے کہا کہ ”میں اپنے رب کے نام سے آیا ہوں اور تم مجھے قبول نہیں کرتے۔ اس لیے خدا کا نام یسوع ہے کیونکہ وہ اس نام سے آیا ہے۔ وہ خدا یسوع مسیح ہے اور جب کوئی عورت کسی مرد کے ساتھ بیاہ کرتی ہے تو وہ کون سا نام اختیار کرتی ہے وہ مرد کے نام سے کہلاتی ہے۔ جب کوئی مرد کسی عورت کو اپنی بیوی بناتا ہے تو وہ اس کو اپنا نام سے منسوب کرتا ہے۔“

مکاشفہ 1_21:4 ”پھر میں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی۔ اور سمندر بھی نہ رہا۔ پھر میں نے شہر مقدس نئے یروشلم کو آسمان پر سے خدا کے لیے سنگار یا ہو۔ پھر میں نے تخت میں سے کسی کو بلند آواز سے یہ کہتے سنا کہ دیکھ خدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے۔ اور وہ ان

کے ساتھ سکونت کرے گا اور وہ اس کے لوگ ہوں گے۔ اور خدا ان کے ساتھ رہے گا۔ اور ان کا خدا ہوگا۔ اور وہ ان کی آنکھوں کے سبب سب آنسو پونچھ دے گا۔ اسکے بعد نہ موت رہے گی اور نہ ماتم رہے گا۔ نہ آہ و نالہ نہ درد پہلی چیزیں جاتی رہیں۔“ یہ کیسا عجیب ہے۔ خدا کے تمام وعدے پورے ہوئے ہیں۔ سب کچھ تمام ہو چکا ہے۔ تبدیلی پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ برہ اور اس کی دلہن ہمیشہ کے لیے خدا کی کاملیت میں قائم ہو چکے ہیں۔ ذرا بتائیں کہ ان چیزوں کو کون کر سکتا ہے؟ کوئی بھی نہیں۔ اس پر سوچئے۔ اس کے خواب دیکھے۔ جو کچھ کلام کہتا ہے۔ اسے پڑھئے ہاں ہم یہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ تو بھی ہم اس کے ایک معمول حصے کو ہی جان سکتے ہیں۔ جب تک کہ ہم پہلی قیامت میں حقیقت نہ بن جائیں۔

اور میں نیا نام اس پر لکھوں گا۔ اپنا نیا نام۔ جب سب کچھ نیا ہوگا تو وہ اپنے نئے نام کو اختیار کرے گا اور وہی نام دلہن کا بھی ہوگا۔ وہ کیا نام ہے اس کی تاویل کرنے کی کوئی بھی جرات نہیں کر سکتا یہ روح کی طرف سے بطور مکاشفہ اسی طرح حاصل ہوگا کہ کوئی بھی اس کا انکار کر سکتا۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ مکاشفہ اسی

وہ چند گھنٹوں کے اندر آ رہا ہے تو پھر اسے لازمی طور پر ہمیں فوری طور پر آگاہ کرنا چاہیے۔ اور اس کی آواز لگا تار ہمارے دلوں کے اندر گونجتی رہنی چاہیے۔ تاکہ ہم اس کی آمد کے لیے تیار ہو سکیں۔

دنیا میں بہت سی آوازیں ہیں۔ بہت سے مسائل اور ضرورت ہیں۔ جو ہماری توجہ اپنی طرف مبدول کر رہی ہیں۔ لیکن روح کی آواز سے زیادہ ہم آواز اور کوئی نہیں پس جس کے سننے کے کان ہوں وہ سننے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔



دن دے گا جب وہ اپنا نام کو ظاہر کرے گا۔ یہاں صرف یہی کہنا ہوگا کہ یہ ہماری سوچ سے کہیں زیادہ عجیب ہوگا۔

آخری تنبیہ

مکاشفہ 3:13 ”جس کے کان ہوں وہ سننے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے“ ہر زمانہ اسی تنبیہ کے ساتھ ختم ہوا ہے۔ یہ لگا تار آواز ہے کہ کلیسیا میں خداوند کو نہیں۔ یہ راستہ اس زمانے میں زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ کیونکہ اس زمانے میں خداوند کی آمد یقینی طور پر نزدیک ہے۔ شاید یہاں یہ سوال کھڑا ہو کہ ”اگر اس زمانے میں خداوند کی آمد یقین طور پر نزدیک ہے۔ شاید یہاں یہ سوال کھڑا ہو کہ ”اگر اس کے بعد ابھی ایک اور زمانہ ہے۔ تو پھر جلدی کس بات ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ آخری وہ بہت ہی چھوٹا ہوگا۔ جملہ تکمیل کا کام۔ اور نہ صرف یہی بات ہے بلکہ ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے۔ کہ خدا کی نظر میں وقت بہت تیزی کے ساتھ گزر رہا ہے۔ وہاں ہزار سال ایک دن کے برابر ہے اور جس طرح وہ وقت کو دیکھتا ہے اسکے مطابق اگر